

U. 1537

امروز با اسم رب الہی خالق



محرم کہ یکتا و بی شریک بودم محمد خاتم النبیین



و مولانا شمس الدین ابی حامد محمد رحمت علی خان قزوینی

مطبعہ ارسلاوم میرزا حسن پوری



[illegible]

[illegible]

مجھ کو شورش شکست تسلیم کئے نام شکر کیا با جاہ و جلال و غرور شان پر تیری رزم غلی بزم
 شان جہاں سکس سیرت طرز حکومت و غیر اخلاق کثرت عفو جودت قطع دور اندیشی فہم
 طریق سیاست میں مثل وادہ سہولت کان میں گواہی آیام شباب میں گماندہاں مضبوط
 اوقات کا بہت خیال ہے پابند وقت خود خواب میں بھی بیداری دہی سوانحی تمکی و
 تمانی دہی صید لگنی دہی بندوق اندازی اوس طرح رخت رسانی خلایق مد نظر ذات فرخند
 صفات ہی رزاقہ حال رعایا پر ایکی نظر و ذرات اگر چہ کاشوق ہے خدائی سب کچھ مہیا کیا
 خصوصاً علم و ہنر ہی غیب سواہی ہندی فارسی لکھنوی میں قوت ہم پہنچائی ہے باوجود ذلت
 دلی اس بار میں مہالچ کی ہی بہت تاکید رہتی ہے ایسیات سعادت کو بکھینچے او مدلیاقت
 سموت آئینہ او دمروت رنگ گلزار صفاتش دقتوت جو بہر شیر ذاش و ادب منی کہ
 محو یکراومت دجیا آئی کہ دقت کو بردست د کفش دست بخار و دستگاہی ہو
 فرق بہت دکھائی د آدم ہر مطلب او وقت مہاراج کا بھجوانا ملو پتیا صاحب
 فرمانا دیکھے دل باغ غار ہو اس کھوار دیرینے جاہ کوئی نذر نامہ بطر زبیر کہ ہے
 کی خدمت میں گذارنے کو سبب ترتیب و فائز حسن التواضع سوانح عمری آٹھ جلدوں
 یعنی ہمارا جہاں بھارتیک نصل یہاں آج تک قوی سے فعل میں نہ آیا اب جلد چھ کتاب
 نہ کر کی ضمن میں چند سطور شعر و اعطاف و فصاحت و تقدیر انہی احوال حکمای اشرافین و شاعرین
 نکات طاقتان زمانہ لطائف ظرفیان جہاں اشارت دل آگاہ و کلمات اہل اندر چہر
 حکایات متفرقات بڑی نڈر پتیا صاحب بھوت لکھے صحیفہ جنگ بہاری
 اس رسالہ کا نام کہہاں شاید یہ یہ ہر حقیر مقبول نظر اذیت و عاطفت کو کوئی حرف پسند
 خاطر صفات غایہ ہر تقدیر ہو رضا تمنی اظہر و عطا وادہ الموفق بالصدق و العوا
 و الیہ الرجاء و الماب فایده جمیع مخلوق فعل کے محتاج میں اور عقل کو تجربے کی ضرورت
 ہی کہ تجربہ آئینہ فعل ہے او میں بھی بڑی کی حد میں دکھائی دیتی ہیں او تجربہ سیاسی سے

متعلق ہے اور میاچی کے لئے زمانہ فراغت تام چاہئے پس حکامی متقدمین کے کلام نظر
 رکھنے سے بیروزانہ تجربہ کلی حاصل ہوتا ہے کتب حکمہ کی نگاہ باعث حصول ادب و قوت
 نفس ناطقہ سے عقل وہ نردبان ہے جس کے ذریعہ سے ایوان درجات عالیہ دو جہانی
 تک رسائی ہوتی ہے اور وہ شمع ہے جس کے برتود و نور سے جمال شاید مقصود و عالم کہانی
 دیباچہ عقل با ادب مثل درخت بامیوہ ہے اور عقل بے ادب مانند شجر سمیوہ اور حکمت وہ درخت
 ہے جو دلمین پیدا ہوتا ہے اور میوہ اس کا زبان بر طائر ہوتا ہے ہر حال حکمت سے عقل کی اصلاح
 کہ خدا تعالیٰ کے آگے کوئی چیز عقل سے بہتر نہیں ہے اور عقل اوس انسان کی کاملی ہے جس میں ہر
 حقیقت میں جو ان ایک یہ کہ آدمی اوسے ایسے ہوں اور نہ اوسے توقع کہ میں دوسری جگہ مال
 ایسا زیادہ راہ خدا میں دیکھتی رہی یہ کہ فروتنی کو بہت دوست ہے چوتھی یہ کہ ٹہرنے اور
 جاننے اور پوچھنے سے ملول نہ ہونا چوں یہ کہ حاجت مند و کمزور نہ ہیرے چھٹی یہ کہ اور دن کی
 تھوڑی چیز دی ہوئی بہت جانی اور اگر آپ کیا بہت دگم جانے ساتویں یہ کہ ہر خط و ہر
 ساعت یا د الہی میں رہے اٹھویں یہ کہ تمام بندگان خدا کو اپنی ذات سے بہتر جانے اور اپنی زبان
 نہ مت سے بچانے نویں یہ کہ جو امر میں نے حق تعالیٰ سے رجوع کرے اور سجدہ شکر بجالا
 دسویں یہ کہ ہر حال صبر کو باطن میں نظم بود صبر بار درخت کمال و زبیری آید
 بسی خلال بود دست آن شخص با غم و رای کہ چون سر زہر ہوجھنڈ ز جانی
 بہر کار اندیشہ لازم است و نہ اندیشہ خیر و خرد قائم است و ضرورت بر مرد صاحب خرد و
 کہ پوچستہ از صبر جوید و زہر صبری آید یا نہ آید و شود از تانی علی بدو سفید و صحت
 رئیس کو چاہے کہ ہر کام میں فرمانبری و رنمای خدا کا جو یا را کو خلق ناخوش ہوا جو کام
 برای خدا کرے اوس میں آدمیوں کی سز زشت کا اندیشہ نہ کرے اور کوئی حق حقوق واجبہ
 ترک نہ کرے کہ دولت و اقبال کی زیادتی و محکامیت نصیر بن احمد سامانی اکملی
 شکار کو جاتا تھا ایک گناہی ساتھ تھا قضا را گورستان کی طرف گذر ہوا و ان تائب

کو کہا کہ اس دیوانے کی کتابت بہتر ہے یا تو اسے جواب دیا کہ کتابت ہرگز نا فرمانی خدا نہیں کرتا
 اگر میں اسے تو فرمان رہا ہوں اس کے ہتھ پیر اور اگر نا فرمانی کرتے ہیں تو کیا مجھ اور تجھ
 شرف رکھتا ہے جو خطہ فرمانروائی ذات میں صلی سیاست و لطف و سخاوت و شفقت
 خروجا عدالت سے غرض یہ کہ میرا انصاف منہ سے نکلا کہ عدالت زمین میں تیرا زوی
 خدا تعالیٰ ہے اسے حق و باطل جدا ہوتا ہے **ایسا** شب طرہ عدل بود یا شاہ ظل اللہ و بخلق
 از طرف حق کیل باشد شاہ + عدم ہستی آن شاہ صد شرف دارد کہ باشد از شمس روز
 جملہ خلق سیاہ + اور سیاست مراد ہے کہ ظالم کو ایسی سزائش کرے کہ اس کے قلمرو میں کوئی
 مظلوم نہ بدست درازی نہ کرے **۵** چو شہ کو تہ کند دست از سیاست + تو ی گرد دل آس
 بدست + شہی را کان عباس در حجاب است + ز قین ملک او خراب است + یہ لطف سے
 اشارہ ہے کہ اہل جہان پر اطاعت منہول کرے مولف نگاہ لطف کی کہیں گدا پر اہل کشم
 ملامت لائی شیشہ چمکا ہی ساغر پر + اور سخاوت کے مطلب یہ کہ عالم اہل عالم کو نفع عام فانی
 تمام نیچا **ایسا**ت بیزیت کہ بہت پروا کنند + ز فیض کامرانی ساخت خورشید + سخاوت
 زندگانی است + کل باغ حیات جاودانی است + اور شجاعت کے حاصل یہ کہ اپنی فوج کو آہستہ
 کہے او قصد طاقت دشمن پر دلیر و دوزائش ہو **ایسا**ت بنای کار تیر بدیر باید + کہ بی تدبیر
 بنیاد بیک تدبیر نہ کو آن توان کرد + کہ تو ان سپاہ سیکان کرد حکمت جس طرح صحت جسم عدل
 غصہ سے حاصل ہوتی ہے اسی صورت سے قیام ریاست چار صنف کی تبدیل سے مقصود ہے
 اول اہل قلم یہ آگے مرتبے میں ہیں اس گروہ کی جو بیار کا کٹ دہن کے وسیلے سے ریاض
 آفرینش کو طراوت حاصل ہوتی ہے ورنہ خشک سالی کا نقصان ظاہر ہو **۶** اہل سیف
 یہ نیز لہ آتش ہیں اس گروہ کا شعلہ تہر خرد آئینہ خسرو خاشاک فتنہ سانی مفسد است
 اندیش کو جلا دیتا ہے **۷** م تجارتیہ مثل ہوا میں کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کو
 جلتے ہیں اس گروہ کو بہر حال رضامند کرنا چاہیے کہ ان کے یہ خوشدلی سے نہال زندگی

بالیدہ ہوتا ہے چہاں ہم کثا و زان یہ مانند خاک میں اس کروہ کی باہر دہی شریہ نیک
 سر انجام پایا ہے ان چار گروہ گرامی کے مرتبے طوطا خاطر رکھے اور وہ صاحب بی ہے جو ادب
 کردار کا اعتبار کرے نہ بزرگی جسم و سلب ظاہری کا تربیت فرمان دہ کو چاہے کہ چند دیوں کو
 تربیت کرے اور اپنے پاس جگہ کے اول فریر و ناووم دبیرت ظلم و سوء شاعر خوشگوار
 شہجہ کمال تقاضا کچھ نیم جامع ششم طبیب طوق ان چہاں دیوں کو باعث رونق و اصلاح
 لکھا ہے حکایت ایک کن سکندر نے ارسطوی پوچھا کہ ملازمت پادشاہ کے لئے کونسا کرد
 چلے اور کونسا فرقہ بچا ہے ارسطو نے کہا لائق خدمت لوگ وہ جو امین ہونہ خائن
 اسلئے کرامات سبب عزت و حرمت اور خیانت موجب مذلت و امانت اور قانع ہونہ مع
 کہ قناعت کچھ کیکن ہے اور طمع بوجہ بیانیہ پست مرد قانع نرگو اور وہ طامع اللہ خوار و
 بود موصوف خانہ اہل قناعت سی یہ آتی ہی صدا نہ دل غمی گزرتو کچھ سیر کی حاجت نہیں
 آیات بہ از بہ روزید جا کر نکوست نہ اگر چنک تو فتنہ جو جان عزیزش دار و دار عظم
 بزور و زبانی سبب کبک نصیب ہو در ہج شہر و دیار بود ملازم جسم جان و سیرت
 ساز و سر اسرا و شیت ہج ہار و می ملازشش با اقتدار سوش ہو کہ نیت نک مارن بادہ
 بغیر خما قول ملازم شاہ و خیر خواہ ہر حالت میں با صر درجات باہ و شمت مخدوم ہوتا، اوی
 آبیاری صدق اندیشی و اخلاص مند می حدیقہ عظمت پادشاہ خرم و تازہ و درشاہ اور
 سموم فتنہ و خزان سبب خل و شرکت سفلہ و غماز با کو برے کہ یہ گل گلہ دولت و فتنہ
 ہر نفس پس سوزی بہار و قدر و صر و بقیے پائمال ہو ہے اس گروہ مفید کی خیر
 نفسانہ سے کاوان ہر صر و طمع میں ایسی ہش ظلم و بدعت شعلہ و ہوتی ہے کہ خشک تر
 صحرا کی زبانت آدھم خلق طلیا تا ہے کوششی انیت چار و جداب ہج درج میں
 ملازم ہوتی ہے انجمن باد و عرصہ ملک میں بالیدہ اور کلخ نظام دولت سرنگون ہوتا،
 ۵ بغاوت چون شکستہ اعتقاد و دہشاک ملک است بباد و مکی کہ غماز باشد خصل و بود

اندر ملک راحت حیل و چونماز گرگ است و دولت رسد و چو ریافت تاراج گردد
 عقلانے کہات کہ جسقدر آتش سے بڑے کو اور سنگ سے شیش کو مضت پہنچتی ہے اسے نذر
 حصہ زیادہ سیلاب غل غماز و سفلہ اساس کلخ و دولت سلاطین اگر تو سیب پہنچاتا ہے
 جب کو کب جاہ و جلال ہمیشہ نے اتنا مل نامہ پایا اور درجہ عالی نسل ہوا ایک موبہ نے
 اوتے پوچھا کہ یہ فیوضات و فتوحات و دیجات کچھ کوئی نہ کر چل ہو او۔ زیادہ شہکت کس تدبیر سے
 ایسی حکم ہوئی کہا غماز کو مینے پاس راہ مذنی امور مملکت میں سفلہ نادان کو دخل
 نہ دیا اور راست و بدگو۔ پر اعتماد کیا حکایت سکندر ز دواتر من نے اسطو سے سوال کیا
 کہ حسن الافرزد دولت میں کونسا حادثہ پیشہ خلل انداز تو تباہی کہا نظر نامہ محمد سکندر نے
 کہا نامہ محمد حال دولت کون ہے کہا غماز و سفلہ اسلئے اگر کج حال تسلط غماز و سفلہ کلہ
 ریاست تک پہنچے اور زرق رافت باد مخالف بدعت بدگو سے شکستہ ہو کسی خلل کی قوت
 پہنچے سے طور استتلال دولت پیچیدہ نہ بنای خدمت سفلہ و بدگو بر بقاعدہ
 امید و بیم ہے جب خوف کے امیں ہوگا چراغ خیر خواہی دعاقت اندیشی خاموش کردیگا
 اور تھیں مال بسبب خوش نفس کیش تقضا طبعیت زشت سلسلہ حرات کو جنبش
 میں لانے گا اور آثار بدعت و امور شنیعہ جو اسکی طبع خلل سہنا نہا جہد سے نہا ہونگے خوب
 انہدام بنیان ز فاحہ حال جان مال سیرت خلق اسد ہونگے اور آتش فتنہ ز شار و شرار و دوام
 ضعفاخر میں بقای جاہ و مہمورہ مملکت کو تھوڑے زائمین جلا کے فانی کر دیا گیا است و سفلہ
 کہ کہ باخویش راہ و فتنہ زود از پایہ عز و جاہ و بہرہ کہ باید کہ بدگہر ز بارکان آن در ساند
 ضرر و بزرگی کہ باشد اراذل پرست و رسد زود بر قصر جاہ بشر شست و بدل مہر غماز
 اند و ضغن و بود آتش جو با فروضن و شناسد کجا سفلہ حق نمک و نیاید عز و عزت کا ملک
 تو صد سال اگر بار بار پوری و ز اعضای خود طعمہ بروی دی و جو خرقہ فرمت اورا
 بیچک و بجانب رساند خطر بید رنگ و ایک بزرگ سکینے پوچھا کہ غماز کو کونسا

پہچانی کہا تجھ غور سے مجلس میں اوسکی رویت نامیت کو تیر کی عظمت بلند کرتی
 اپنی شائش کرتا ہے اور جمع کمال و صفات میں فلاطون کو اپنا سبق آموز جانتا ہے اور جبریل
 مطالب اغراض نفس غیبت خلق کرتا ہے اور انی منفعت کے لئے خلق کو نقصان پہنچاتا ہے
 اور کمالات مردم کو عیوب کے ساتھ مایل کرتا ہے اگر کہنے کی جگہ نہیں پاتا اشارہ چشم و لہر سے
 غیبت کرتا ہے اور سرگوشی و راز سے لوگوں کا پردہ فاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے سوا سب کو
 حقیر جانتا ہے اور خلق خدا سے بگمان رہتا ہے اور جو امور مخالف احکام خدا و رسول میں خود
 دلیرانہ کرتا ہے اور خلق کو ناشد دعوات کی طرف ترغیب دیتا ہے بہر حال غماز فیضِ رحمت الہی
 سے محروم ہے نصیب تہلے اور جبر کلام میں بہت انداز ہوتا ہے کہ اکثر کرتا ہے اور جس مجمع میں
 داخل ہوتا ہے اہل مجمع اوسکی خواست نیت ناصوب سے لب تشنہ اور اک سعادت رہتے ہیں
حکایت زائد حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ السلام میں ایک سال بارش ہوئی خشک سالی کے
 سبب قوم بنی اسرائیل میں قحط و تنگی عظیم ظاہر ہوئی خاص عام مضطر و پریشان حضرت موسیٰ
 کی خدمت میں آئے اور پھر عرض کی کہ جو درجلیل و لطیف جس حضرت واسطہ و محرک نزول فیض
 ایزد تعالیٰ اور فیض رفاعت و صامع عافیت حال برہنہ کے فقدان قوت و حیثیت سے
 خلق قریب ہلاکت ہے وقت رحم و محل عنایت ہے حضرت موسیٰ مع جماعت عیان
 و اشرف بنی اسرائیل برای مناجات و محرابین گئے اور چار دن تک تحم نضاع زمین التماس میں
 چہر کا اور بادیدہ گریان درگاہ محیب الدعوات کے بارانِ رحمت طلب کیا مگر بطرح و آواز
 رحمت سے اوس درو کی روانہ ملی حضرت موسیٰ سر مبارک زمین پر یہ کہے روزنا شروع
 کیا اور کہا یا معبود بیروال چار دن ہوئے ہیں کہ اس قوم کے ساتھ جو غیر خوانِ عودیت و بندگی
 کی وظیفہ خوار ہے عاجز تابِ رحمت نامکتا ہے تیرے ہتھان کے بعد و تفضل میں کہ نشاء
 فیض و مظهر طور احسانات ناقصا ہے اسکا دخل نہیں اور کوئی اس دیکھا گیا
 سے تشنہ نہیں بہرا سلو نہیں کوئی مصلحت اس مذہب کے حصول مطلب کی مستدراہ ہوئی

رب معرت یہی ہوتی اور اسی کے واسطے کہ اس کو یہی مساجد ملوئے اجابت ہوئی
 کہ اس قوم میں ایک شخصیت مذہب غامی میں گرفتار ہے اور اس کا وجود ناموجود محرومی اجابت
 دعا کا سبب اور وہی طرح حصول حیرت ہوا اس کے کہ اس فعل ناصواب سے توبہ کرے حضرت
 موسیٰ بہ عرض کی یا وہب اٹھ یا بحر ظاہر کہ غماز کون ہے کہ اس کو توبہ کی ہدایت کروں
 خطاب ہوا کہ ای موسیٰ غماز کون میں اپنا دشمن جاننا ہوں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں خود غماز
 کر کے اس کو خلق میں سوا و شریک کروں تم اپنی قوم سے کہو کہ سب کے غامی سے توبہ کروں
 ہی سب کے ساتھ توبہ کر کے حضرت موسیٰ جب اجابت سے افراغ ہوئے تمام قوم چال بان کیا تھے
 غمازی سے توبہ کی فوراً گنج خانہ رحمت الہی کھلیا اور آثار توبہ زبانی ظاہر ہوئے اور شجاعت سبحانہ
 سے بہرہ مندی کمال چل جلی قول غیبت زبان سے ہوا اشارہ سے غیبت کی کیا نصیحت
 کی کمال ہے بزرگان دین کہ اب کھات کہ بنی نوع انسان کے کسی کو حرام زادہ نہیں کہنا چاہی مگر غماز
 کو اس لیے کہ اب یقین نے جو نشان حرام زادہ کی تحقیق کو پہنچائی ہے نا طاعین مال غماز مردود ناموجود
 سے ظاہر ہو گیا کہ جسے لہماں سے پوچھا کہ کونسی چیز زیادہ باعث نقصان یاں ہے کہ بھگت غماز
 و مسئلہ جو نیک ذات میں تیغ زبان کہ کسی کی مذمت سے آلودہ نہیں کرتے مگر غماز کی اور کسی کی
 غیبت نہیں سنتے مگر فاسق کی کہ وجہ ثواب ہے علمائے کھات کہ فاسق طعون معین
 غماز ہے حکایت ایک دن شاخ جمع ہوئے کہیں دعوت کہانے جاتے تھے ابراہیم
 بھی اس جماعت میں شریک تھے ایک ور شخص کا سبکو انتظار تھا کہ جس نے اس جماعت
 میں سے کہا وہ بے میز امش میں کا سبکو آئیں گے یہ کلام سنتے ہی ابراہیم چلے گئے طاعنی کہ یہاں
 غیبت ہوئی ہے اور اپنے نفس کو بہت لعنت طاعت کی کہ کہانے کی طمع سے ایک بہائی
 کی غیبت سنیں مولف جب سے جٹھا شکل ابراہیم کو بیک فقرہ جہنم میں ہی شکل سخت
 یہ چینی محبت چاچیرن امیر کو زبان پہنچائی میں کہ حقیقتوں میں نہت باطنیتوں
 سے محبت کہنا مفہوم کوفہ کی رضا دینا غور توں سے مشورہ کرنا کہ جو حقیقت ہے

دنیا و دین کے انکلی کھی و شر سے خدا سے پناہ مانگنی چاہئے۔ فرمانبرداری زکریا کی یہی مقام تھا۔
نہیں بظہیر جس کے کہنے کے نیکو ترین مردم وہ ہے جس کا قول و فعل موافق ہو اور بزرگترین
مردم وہ جو مغلوب المل دنیا ہو اور بدترین مردم وہ جو مغلوب زنان ہو پسند آدم نفق
میشہ کے دوری اختیار کرنا بہتر ہے اسلئے کہ اگر وہ بات کرے گا، او سکی زبان اس کے رسوا کر آتی
اگر چہ رتبا خاموشی سی قضیت ہوتا ہے اگر و سکو کچھ دین شکر نہیں کرتا اگر اوس کے پاس امانت
رکھو امین خیانت کرتا اگر اوس کے از کھنڈن نش کرتا ہے اگر اوسے کناہ کرن خود نہیں چھوڑتا
نہ کہی سچ بولتا نہ دہرہ و فاکر تا بہ نصیحت سننا بہ حکمت سے متغیر ہوتا ہے غوطہ راج کے لئے خرم
و بخشش نہت بڑی عبادت ورنہ پوجا پاٹ بھی قضای رسم و عادت بلکہا ہے کہ ایک فن
عدالت پادشاہ عادل کا ثواب ہر عبادت ہفتاد سالہ عابدان شب خیر سے زیادہ ہے
تو ایک فیض عدل شاہ خیر ایش بہ ہر عبادت ہفتاد سال عبادت است و عبادت ہنر از شمع
ہے اور شمع کا فیض تابش جس گہرین روشن ہے وین تک ہے دوسری جگہ نہیں پہنچا دینی
نفع عبادت سے کوئی عابد دوسرا شخص محروم ہے اور عدالت وہ خورشید ہے کہ شمس نطلع
سے طلوع کرتا ہے جمیع خاند و عام اوس کے فیض کے فائدہ مند ہوتے ہیں جس صاحب شوکت کا
خیر و مت و حمایت مظالم و نکلے فرق رفاہیت پر سایہ افکن رہتا ہے اوسکی رونق ملک شاہ
خلل سے مصون بہار دولت خزان زوال سے مامون رہتی ہے نظم و تاج استقلال شاہ
ست عدل و آب و رنگ گلش عقل است عدل و شہر یار ہے کہ عدل داد نیست و معجز
شہری دان کہ آن آباد نیست و چون کند کوتاہ شاہ از عدل دست و پایہ اقبال و پایہ شکست
شاہ دخت است و عدالت باران و نخل بی برابر و باغبان حکایت سفیان بن عقیل
بلالی شیخ حجاز کی قوت میں ایک سلطان کا مگر اصدق شیم طبقہ محمد نے کہیمت اوس کا دل
بناطالک طریق رضای نازد متعال تہانیت کامل و غرم صادق بر زیارت بیت محمد
مصر کے کہانہ ایک ۱۱۰

یانہ نہ ہو اگر بادشاہ برائی چچ چلا گیا بندوبست ممالک بہت مشکل ہو گا یہ ہو گا ایک
 عرض کی کہ گو اس سفر میں ہر قدم سعادت ابدی پانڈاز ہی مگر جیسی سوچ بد کنی قوت
 منفعت ہی اس طرح بادشاہ سی جید ملک کی معاونت ہی مبادا نظر ہو بادشاہ غرق
 ملک سی دور ہو اور ولایت میں مخالفین دست برد کریں ہر اس کی اصلاح مشکل ہو گی ہر
 توقف کو غریت پر ترجیح سی جب یہ بات قبول خاطر شاہ نہوی تو زنی عرض کی کہ
 اس ولایت میں ایک شخص ہے صاحب حال و سداد مال کلام و صاف نوش و خوش
 توفیق و انقیاد نام سفیان نامہ دہ شتر چچ با شتر بیچا لایا اس گنج صومۂ تجر و آزادی
 میں درواہوں تعلقات آمیزش خلق بند کر کے بیہا ہے میت گشتہ ز غوغای خلایق
 ستوہ ۴۰ ای کشیدت بدان کہ وہ ۴۰ اسی گزطل سجانی ایک چچ کا ثواب خرید لین چاہے
 نزدیک ہو گا اس قدر رحمت مسافت کو اگر کرنا کیا ضرور بادشاہ کو اہل شد و صاحب قوت
 خلوص تی حال ہی صومۂ عابدین جا کر بعد افتتاح ابواب صداقت سفیان کے کہا کہ
 عابد حقائق آگاہ بھی آرزوی چچ ہے مگر کان ملک کی اصلاح نہیں ہے کہ خود جاوے
 میںے نہا ہے کہ اپنے شتر چچ کے ہیں اگر منظور ہو تو ایک چچ کے ثواب میں خریدار ہوں سفیان
 نے کہا بہتر میں سب جو کئے ثواب شہر بار کے ماتہ بیچا ہوں بادشاہ نے کہا ہر چچ کے ثواب کی
 کیا قیمت مقرر کی ہے سفیان نے کہا ایک قدم کی حوج کی نیت سے اوٹھا یا ہے دنیا و
 باقیہا قیمت ہے بادشاہ نے مایوس ہو کی کہا متلع دنیا میں کے تو تہو اسامیر سے نصرت
 میں ہے وہ ایک قدم کی ہی قیمت نہیں ایک چچ کا ثواب خریدنا محال عقل ہے اب
 سب جو کئے ثواب کیا سچ کے پیر ماتہ پیچھے ہیں سفیان نے کہا تیرے سب جو کئے
 ثواب خرید لینا شاہ کی نزدیک سہل ہے وہ تدبیر ہے کہ میری سب جو کئے ثواب اپنے
 کو طعن و عینم دنیا خرزنے سے کم نہو بادشاہ فی کہا کیونکر عابدنی کہا ایک مظلوم کی
 ظالم سی داد دی کا ثواب جو حاصل کیا ہو بھی غنابت ہو میں فوائد شایع تمام حیران

۱۳
 ابھی چند تیار ہونے کے ہی خدا کی بھی بہت نفع ہو گیا یا شاہ فیہ کلام شہنائی کے
 خرید ثواب حج سی ما تہ اوٹھایا اور نطلو مونکی داد ہی میں بدل جان سرگرم ہوا ایسا
 عدل نوریت کران ملک نوگرودہ و زینیش بہ فاقی مضر کردہ عدل پیش آو
 مراد دل درویش برادر تاراجہ مراد است میسر کرد نصیحت بہترین عبادت
 عالم تعلق میں سر انجام مہات خلاق ہے بلارعات دوست و بغیر عداوت دشمن
 خوشی و بیکانگی رنظر نہ کرے بکشاہ پیشانی کا مخلوق انجام کو پہنچائے تو قصیر خطای
 مردم میزان عدالت میں تول کے اور ایک کامرتیہ انبی جگہ پر سمجھئے اوسکی دانش کر
 حکایت ایک شخص نے ایک یاد شاہ پاس کے فریادی کہ کل شب کو حضور کے لشکر
 میں سے ایک شخص نے خانہ زاد کی گہرین بنوڑ آ کے لڑدی سی زنا کیا یاد شاہ فی فرمایا اگر وہ
 پہر تیری گہر میں آئے تو بھی اوسی دم خبر نہ دوسری رات کو وہ شخص نہر اوسکی گہر میں
 صا حخانہ فی نور یاد شاہ کو خبر کی یاد شاہ خود نگلی تلوار لیک اوسکی ساتھ تواجب اوس
 شخص کے گہر میں پہنچا پہلے چراغ بجھا دیا بعد اوسکی اوس زانی کو قتل کیا پھر چراغ جلو کے
 مقبول کا منہ دیکھا اور شکر خدا کیا پہ صاحب خانہ سی کہا اس وقت جو کہا تا تیری گہر میں
 موجود ہوا صاحب خانہ طعام لایا یاد شاہ فی خوشی تمام تناول کیا صاحب خانہ نے
 پوچھا ایچاوند یہ کیا سبب کہ اول حضور نے چراغ کل کر دیا پھر اس کو قتل کیا بعد اوس
 اسکا منہ دیکھ کے خدا کا شکر کیا اور اس طرح کا کہا تا بوقت نوش فرمایا یاد شاہ فی جواب دیا کہ
 میں سمجھا تھا کہ سوامیری فرزند کی کیسی یہ قدرت نہیں ہے کہ زبردستی کیسی گہر میں چلا آس
 سب سے پہلے منی چراغ بجھا دیا کہ اگر اسکا منہ دیکھوں گا تو شفقت سی بار نہ سکوں صاحب
 قتل کر چکا چراغ منگو اکی اسکا منہ دیکھا معلوم ہوا کہ میرا زکا نہیں ہے شک کیا اور حسرت
 تو فی مجبھی انصاف چاہا تھا مینی دلیں عہد کیا تھا کہ جب تک اوس زانی کو قتل نہ کروں
 اب ودانہ مجھ پر حرام ہے اس وقت سی اب تک مینی کچھ نہیں کہا یا تھا بہت گر سنہ تیار

بوقت کہا نیکی یہ وجہ ہے پند زبردستوں پر غصہ و جوہر کا رونا خلافت عقل کے جب غصہ
 اسکا خیال ہی کہ غصہ یہ گناہ سنگین پہنچے زود خشم و مغلوب الغضب ہو سی غضب
 کی حالت ہو جاتی ہے غفلت کی کہ ہے کہ اتنا شیریں ہی نہ ہو کہ لوگ کہا جائیں نہ اتنا تلخ ہو کہ نہ
 سی پینک میں جسطرح انجام پہلج رسوائی و جو قاری ہی انجام خشم و فعال و پشیمانی غصہ
 اتنا چاہی جیسی کہا نہیں تک اگر باندازہ ہی مصلح طعام سی رنہ فاسد طعام ہی ایسا
 گفت موسیٰ یا کی ہشیا سر و چیت در گیتی رحلہ صعب تر کہ گفت ایجان صعب تر خشم خرام
 کہ از ان و نغ ہی لرزد چو ما کہ گفت از خشم خدا چہ بود امان کہ گفت تیرک خشم کن اندر جہان
 من ندیدم در جہان جیت جو و سج اہمیت بہ از خلق نگو حکمت غفلت و خیر ہی غمت
 خرابی دنیا و آخرت ہی حکایت اکابر حرمین نے خلیفہ ناصر کو لکھا کہ تجا و خلافت و
 سلطنت زیبا نہیں ہے کہ جو تیری جانب سی حکام میں خلق اتنے پر ظلم و ست کر تی ہیں
 اور عاجز و نگو انواع اید امتی میں خلیفہ فی جواب میں لکھا کہ مجھی ایکی خبر نہیں ہے ظلم و ست
 کا حکم نہیں دیا اکابر حرمین نے یہ لکھا کہ تیرا یہ عذر گناہ سی بدتر ہی کہ روز باز خواست تجا جواب
 دینا پر لگا اور نکاح احوال نکرا و زام مہات رعایا انی ہاتھ میں لے کہ شکام سوال جواب سے
 عاجز نہو خیری و غفلت کس کام آئی گی اور یہ عذر تیرا کو کوشی کا اور کون قبول کریگا ایسا
 معموری ملک غفلت کن و تعلل بحال عیت کن و کہ دراز جنگ عقاب و عقاب و زمانہ
 ترانیکوی از عذاب و بدین کجرو ہیا افلاک و مجواری حرج بیگل و کہ کن تکیہ بر التفت
 جہان و کہ باجو تو بسیار شد مہربان و سپرد در مہد اقبال و جاہ و بر آتش منزل و شکام
 بقا و ن زود نعمت و مال داد و بد را بسہ تلج شای نہاد و کند آخرت جملہ را بر زمین و کہ گفت
 از تلج و تخت و نگین و ہمد بادل و جان اندوہناک و مرد و وقتند دزدیر خاک و نظر
 کن بپایان کرد از خویش و بنیدیش را از آخر کار خویش و اگر باختایت سروکار ست و
 کن کو تہ از عدل و انصاف دست و ملک مال جہان ل منہ و بدست ہو او پس

سرمدہ جو کہ شہر وقت جواب سوال در بکارت نیاید ز رو حکم دل جو طیفہ ان باتوں سے
 رفتی نکالو اور علان ظلم پیشہ کو معذول کیا اور ظلموں کی دلدی لراقمہ شال بیدیری
 کا نتیجہ ہر سب اعضا و خیال آتہا ہی جب مقام عیسان کا در نصیحت وعدہ وعہد
 و قول قسم سے پہرنا نہیں چاہئے سنی سی عہد کری یا خدا سی ایفا وعدہ ضروری کہ اعتبار
 باقی ہی سہیت حسن عہد عالم اگر علم گردی جو لوی وقت تو بگذر ز خرچ بلند و پیکر
 بود میان شکن مردود خالق جو عہد خود و فاکن تا توانی حکایت پادشاہ میں کو ہم
 صحت منہ دکھایا پادشاہ فی خدا تعالیٰ سی عہد کیا کہ اگر اس ہم کا انجام بخیر ہو جو نقد میر
 خزانہ میں ہے فقرا و سائیکہ کو بابت دون خداوند کریم فی او کی کفایت کی پادشاہ فی جانا کہ ایفا
 عہد کرے خازن کو نقد و خزانہ کے حساب کا حکم دیا وقت حساب ز رخصتیر بہر ارکان سلطنت
 فی قصد سلطان دریافت کر کے منع کیا کہ اس قدر مال درویشو نکودینا چاہی اہل لشکر بے
 برگ و نوار بنگلی پادشاہ فی کہا میںی خدا سی عہد کیا ہی کہ سب نقد اہل استحقاق کو دو گنا
 یسنگی علما ی عصر فی فتویٰ لکھا کہ ملازمان ملک ہی جملہ اہل استحقاق سی ہیں پادشاہ سباب
 میں ہیران و تحیر ہوا غرنے سے دیکھا کہ ایک یوانہ سرو یا برہنہ چلا آتہا ہی پادشاہ فی او کو
 بلا کی کہا اسی دیوے میںی خدا سی عہد کیا تھا کہ اگر میری ہم کا انجام بخیر ہو گا تو جو نقد خزانہ
 میں ہے تصدق کرو گنا ب سیری شکل آسان ہوئی اور مال خزانہ سی بہت نکلا ارکان
 دولت او کی بابت دینی پر راضی نہیں ہیں او علما اہل لشکر کو مستحق ثابت کرتی میں اس امر
 میں تو کیا کہتا ہی یوانی فی کہا اسی پادشاہ تو فی وقت عہد دلیں یہ کہا تھا کہ مال
 سپاہ کو دو گنا پادشاہ فی کہا نہیں دیوانہ فی یہ دلیں کہا تھا کہ مال فقیر و نکود گنا
 کہا نہ دیوانہ فی کہا ای ملک تو فی عہد کیا تھا اسی پہر ہی تجھ کو کام سی یا نہیں اگر
 تجھ کو یہ کام ہو تو عہد ہی منہ نہ سہرا گروستی احتیاج نہ باقی ہو جو جامی کہامیات
 جو محتاج خواہی شد آخر بدود متاب از وفاداری خوش رو ہو کہ انکہ فرمانہ واکشاید

مرم رسن حاسد اندو و دوری این ، سی ۱۲۰ م هجری و در روزی
پادشاه کو اسکی پند آئی سبال تجا و نکو بخش یا شهر شہر باریکه خود عهد و پیمان
شاه تو گفتش باشد ازل زاده پست د سالان صادق الحاجت کی سوالون کوش ط
اسکان بود گری گوطام و محتاج کو پوچن طام کو سمجھانایا ، مگر او سکی چست روانی ضرور
ہی کہ رد سوال اخلاق کیا نہ سی بعیدی لموافقه شرف سمجھ کو نہ کیو مگر وعاشق زریہ کہ فوق
کوثر دوزم کو ہی مندر پر حکایت خلیفہ مامون الرشید کی عہد میں ایک اعرابی مستوطن من
شورہ زارنی حالت افلاس میں آوارہ وطن ہو کی بغداد کی راہ لی رستی میں ایک چشمہ شہین
پراوتر او چشمہ کی گرد وخت بہت تھی اونکی تھی پانچین گرنے سی پانی بدبو بو گیا تھا جب
اموالی نے وہ پانی پیایا اس سبب کہ تمام عمر ایسا پانی نہ پیا تھا دین سو جا کہ ابر تعالیٰ نے
چشمہ آبیات جزین پر پیدا کیا ہی تھی خدا نی میری غربت پر رحم کہا کی یہاں تک پہنچا دیا ،
بہتر یہ ہے کہ قدری اسکا پانی خلیفہ کی خدمت میں لجاؤں شاید خوش ہو کی کچھ عنایت کرے
کہ فقہ وفاقہ سی رائی باؤں یہ سوچ کی ایک شک اس پانی سی بہری اور روانہ بغداد ہوا ہی
بغداد میں پہنچا تھا کہ خلیفہ اسکا شکر اوس حرامین وارد ہوا اعرابی کسی پوچھا یہ
شکر کما ہی کہا خلیفہ کا یہ تنکی اعرابی سر راہ بیٹھ گیا جب ہوا ہی خلیفہ قریب ہی اعرابی نے
دعا و ثنا خلیفہ شروع کی خلیفہ فی اسکی جانب متوجہ ہو کی پوچھا کہاں آئی اسی اعرابی نے
کہا ظان بلوی سی آتا ہوں وہاں کی لوگ سب بلا قحط میں مبتلا میں خلیفہ کی خدمت
میں آیا ہوں اور اب ایک تھلا لایا ہوں کہ دنیا میں کیا دست آرزو اسکی دامن حلال
تک نہیں پہنچا ہی اور کسی دیدہ نمنا نی اوسکا جلوہ جمال نہیں دیکھا ہی خلیفہ فی کہا
تھلا کمال ہی اعرابی نی مشک پر آب و ش سے اتار کی خلیفہ کو دکھائی اور کہا ہی خلیفہ نے
ماؤ الحنت یعنی آب حنت ہی خلیفہ فی اوس سے قدری پانی ایک ظرف میں لیکر بیانہایت
یلو تھا خلیفہ فی فرست سی جانا کہ یہ اعرابی مسکن زمین شورہ زار سی کہی تھی آہ شیرین

بہر لیا پر وہ فاش کرنا چاہی سو چلی خلیفہ فی اوس بانی کی بہت تعریف کی اور کہا تیری حاجت
 کیا ہی بیان کر اعلیٰ بی کہا میری قبایل فاقہ وینوائی سی قریب ہلاکت میں فضل خدا و کرم خلیفہ
 سی اسید دار پرورش ہوں خلیفہ فی اوس کو نہڑی دے اور کہا ہمیں سی اپنی طعن کو پہر جا اعلیٰ نے
 وہ زری کی اپنی گہری لعلی ایک ندیم خاص فی خلیفہ سی پوچھا میں کیا حکمت تھی کہ اب اعلیٰ
 قدری چلے گی پہر نہ چلے گا نہ کسی کو دیا اور اوسکو تعجیل تاخیر محبت کیا خلیفہ فی کہا وہ پانی نہ ہا
 نا خوش تھا اس اعلیٰ بی زمین شورہ زار میں پرکشش بانی ہی وہ اس پانی کو کسی ندی سی پانی آب
 حیات سمجھا اور بجای تھ میری اپنی آیا اگر تم لوگ زمین سے چلتے اعلیٰ کو ملامت کرتے
 وہ بچا و نخل ہوتا اسوجہ سی تمکو نہیں دیا و اگر اوسکو پہاڑ نہ پہریتا تو وہ اگلی بڑھ کی دھلکا
 پانی پیتا اور اپنی فعل سی منفعل ہوتا بھی شرم آئی کہ کوئی توقع میری پاس لئی اور نخل کے جانا
 شہر سخی را شہر می آید کہ سیال و نخل از گردہ باز گردد و موعظہ قزلبان کو چاہی کہ مال دنیا
 جہاننگ ملکہ جو جمع کری مولف مثل مہر و ماہ کیا پنچین فلک پر خاک روم تر تہی
 سیم و زر گر زینہاں ملتا نہیں و مگر مال بہت عزیز نکری کہ خود عزیز اہل دنیا و بار تعالیٰ ہو اگر
 مال عزیز رکھیا چشم اہل دنیا میں دلیل و خوار و زرد یک حق تعالیٰ شہر سار ہو کا مولف
 جس طرح پوچھو تو ہی رکھو نیکو سنگ زر کیساں و وہی نیامیں سچا پانی دیکھو منعم و دلو و مگر
 اعتدال بر نظری استنبی کہ جسکا خرچ دخل سی کم ہو وہ عاقل ہی اور جسکا خرچ دخل سے
 زیادہ ہو وہ مثل نامی احمق ہی اور جو خرچ دخل کی برابر رکھی اگر وہ عاقل نہیں تو احمق ہی
 نہیں، فائدہ حاجت سخن صبح پر گئی کیا معلوم صبح کیا ہو استحقاق قبل سوال کہ
 کہ بہترین احسان ہی ہی جو طلب کے پہلے ظاہر ہو بیت دعائی بنویا است شمع محفل دل
 و زینت بہر و گر خواہی مظلومان رعایت کن و حکایت ایک شخص بہت قرضدار ہو گیا تھا
 ہر خداداگر کی فکر کی کہ کپڑا کر نہ پائی قرض خواہ اوسکی آبرو خواہ ہوئی جب جان سی علجز آیا ناہا

ایک دوست دلی کی پاس لیا وہ بہت محبت و مخلص و مباحصہ کسی سے ایسا لورہ چھا
 اندون کی طرح سب سے موتی ہی کہا کیا کہوں بہر حال شکر ہی چارسی درہم کا قرضہ از برون
 او کی بہت فکر ہی کہ قرضہ رات دن چہین نہیں دے مجبور ہوئی تہین اپنا دوست صادق
 و محب وائق جاگلی آیا ہوں وہ بیستے ہی غرق نہایت میں غرق ہو گیا اور میری جاکہ جلدی
 سے چار سے درہم لی آیا کہا یہ کی جلد جائی اور قرضہ اہو نکود کی بچھا چھڑائی بہر گھر میں جا کے
 زار زار رونے لگا او کی زود جی کہا خیر ہی کیوں ترو ہو جابی شکر گذری جناب باری ہے
 نہ مقام گریہ و زاری کہ دوست دلی کی حاجت روا کی اب غم درہم ہی یا غم عدم برا خدا
 رحمتا و رونیکا کیا سبب کہا اسی نکجخت نادان غم درہم بندہ درہم کو رو لا تا ہی کیوں اسطے
 رو تیا ہوں کہ او کی حال سی کیوں ایسا غافل را جودہ اس بلا میں مبتلا ہو کی حاجت مندوں
 او فقیروں کی طرح میری پاس آیا کچھ حق دوستی ادا نہو تھا جوں کا سادینا ہو حقیقت
 میں او کی ذلت نہ تھی میری سبکی تھی پس اسی غفلت کی زندگی برفت ہی جواب چس کر ہی
 اور دوست بچین میں ایامات بادستان عنایت و جان بود ہنر و بامفسدان عتلا
 و تنیلازم است کہ دستور شاہ گرو دین نکتہ جمیل و بنیاد جاہ و ضابطہ ملک قائم است
 قول وہ شخص نرا و احسان کہ جو کافر نہمت ہو فاسق پر عطا کرنا فسق کی تقویت کرنا
 حرام کاروں کو دنیا گناہ مول لینا ہی صرف یہا کرنا محتاجی بلانا اور خدا کو دشمن بنانا ہے
 کہ منہ بخیل سی بدتری بہت کسک حق شناسانہ از امید بر و کسک نہایت و فاش
 بد و مکن ہو بد تنہا تو نگری بدن ال سی ہے اور تو نگری نفس لاش سے اور بدن فانی ہے
 اور نفس لانی پس تو نگری نفس کو بہم نہ چانا اولی ہی دانش یہ چاہتی ہے کہ خطائی نفس کو
 خرد ہو بزرگ جانی اور تو نفس کو بزرگ ہوں خرد بھی اور مال وہ محبوب جو عالم بقائے
 باقی ہے پسند حاکم کو چاہی کہ کثادہ رو و متواضع و فغان و شاکر و رستگار و صابر و پورا
 قضای الہی ہی خوشنود رہے اور محبت دنیا دل سی دو را و خواہن کو ترک کر ہی اور سب

کا منو کی اہل تدبیر اور سب تدبیر و فکری اہل تقدیر کو جانی مولف بشریت کا سبب جو یہ
 تدبیر میں ہی ہو رہی ہو تا ہی جو انسان کی تقدیر میں ہے اور اس چیز کی آرزو جو جلد فانی
 ہوتی ہے اور وہ کام جو پیمان کرتا ہی نکری اور آدمیوں کے نہ ڈری اور آدمیوں کو نہ ڈرائی اور
 جاندار کو راحت پہنچائی اور سیکاحی نہ غصب کری اور اپنی اور تعجب و مشقت اختیار کرے
 کہ باعث مزید دوستی و تحیر لہا ہی اہل عالم ہے ۵ یاد شاہان و شہسار ازاد و باہر فرید
 خلقی و کار سازی نکوست و در بر وقت و ساز گاری نکوست و در بر طای و اور عقو تقصیر
 پناشیوہ کری کہ غدریوش و اغماض نظر مونا در جہ نجات ہی فر و اگر تو قہ بخشایش از خدا و
 زدی منو حکرم و گناہ کاران بخش و کوئی آدمی گناہ و تقصیر و سو و خطا سی خالی نہیں ہوتا
 اکثر لوگ تنبیہ سی دلیر تر ہو کی آوارگی اختیار کرتی ہیں بعض آدمی ایسی ہیں کہ انکو ایک ہی
 گناہ میں تنبیہ کرنا چاہی اور بعض ایسے ہیں کہ انکی ہزار گناہوں سی در گذرنا مناسب است
 جو مہی مجرمی را عاجز از خویش و مر نجاب ز انتقام او بندیش و کہ قدرت کہ باقی ایشیت
 دلش ہم از و دار چشم تائید و بخشش از کہ لطاف خدایت و ز روی محرمت سخت خطا
حکایت ایک روز نوشیروان نے محل آستانہ کرکمانی حکمای پایہ تخت سی محل ملک
 پوچی برائیکے اپنی رای کی موافق جواب دیا جب بزرجمہر کی نوبت آئی کہ میر تقی صدیاد شاہ
 گیارہ کلموں میں ادا کرتا ہوں اہل بریز شہر و خضیب و قوم صدق گفتار سوم و شاد و
 بلو تا ان چہا ہم اکرام با شرف و یتیمان و محتاجان تخم تقیثش حال زندانیان مظاہر
 ششم درستی طرق و اسواق مقہم تادیب بجرائیم ہاشم فراہمی آلات حرب نهم اگر احکام
 و قبایل ہم تعین جاسوسان یزدیم تقہد بحال ملازمان خاص عالم کسری حکامات
 سکی بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ یہ باتیں کتاب دستور العمل میں مندرج ہوں موعظہ آریاب
 دولت کو باخ کردہ کی رعایت لازم ہی اول جسی کوئی نیکی صادر ہوئی جو دوم جو بہان جو
 کہ اگر ای ترین تخت دیا یا خزا و طاری سی سوم غریبوں کے ساتھ کہ محبوبان سیرا

الہ دوست دلی ملی پاس لیا وہ بہت محبت و حاضر و باجمعی سہی ایا اور پوچھا
 اندون کی طرح سہی موتی ہی کہا کیا کہون ہر حال شکر ہی چارسی درہم کا قرضہ ہون
 او سکی بہت فکر ہی کہ قرض خواہ رات دن میں نہیں دے مجبور ہوئی تہین اپنا دوست صادق
 و محب وائق جانکی آیا ہون وہ سیتے ہی عرق نہمت میں عرق ہو گیا اور گہرین جا جلدی
 سے چار سے درہم لی آیا کہا نیکی جلد جائی اور قرضہ ہو نکود کی سچا پھر اسی بہر گہرین جا کے
 زار زار رو لگا او سکی روضہ فی کہا خیر ہی کیون ترے ہو جای شکر گذری جناب باری ہے
 نہ مقام گریہ وزاری کہ دوست دلی کی حاجت روا کی اب غم درہم ہی یا غم مہم ہر خدا
 سچ بتاؤ روزی کا کیا سبب کہا اسی نکوخت نادان غم درہم بندہ درہم کو رو لاسا ہی ہو اسطے
 روٹا ہون کہ او سکی حال سی کیون ایسا غافل یا جودہ اس بلا میں مبتلا ہو کی حاجت مند
 اور فقیر وں کی طرح میری پاس آیا کچھ حق دوستی ادا نہ تھا جون کا سادینا ہو حقیقت
 میں او سکی ذلت نہ تھی میری سبکی تھی پس اسی غفلت کی زندگی پرت ہی جواب چس کری
 اور دوست یحییٰ بن ایماں بادوستان عنایت جوہان بود ہنہر باصفان عتقا
 و تہی لازم است کہ دستور شاہ گرو بدین نکتہ جمیل بنیاد جاہ و ضابطہ ملک ظالم است
 قول وہ شخص سزاوار احسان ہے جو کا فر نعمت ہو فاسق پر عطا کرنا فاسق کی تعویذ کرنا
 حرام کارون کو دینا گناہ مول لینا ہی صرف سچا کرنا محتاجی لانا اور خدا کو دشمن بنانا ہے
 کہ رستو بخیل سی بدتر ہی بہت کسک حق نشناسد از امید برہر کسک نہت و فاش
 بدو کن ہوید تنہیہ تو نگری بدن ال سی ہے اور تو نگری نفس دلش سے ابد بدن فانی ہے
 اور نفس باقی پس تو نگری نفس کو ہم بچانا اولی ہی دلش یہ چاہتی ہے کہ خطائی نفس کو
 خرد ہو بزرگ جانی اور تو نفس کو بزرگ ہون خود سمجھی اور مال وہ محبوب جو عالم بقائے
 باقی ہے پسند حاکم کو چاہی کہ کٹا وہ رو و متواضع و شاکر و دستگو و صابر ہو اور
 قضای الہی ہی خوشنود ہے اور محبت دنیا دل سی دور و خواہش کو ترک کری اور سب

کا منو کی اہل تدبیر اور سب تدبیروں کی اہل تقدیر کو جانی مولف بشریت کا سبب جو یہ
 تدبیر میں ہی ہو ہی ہو تا ہی جو انسان کی تقدیر میں ہے اور اس چیز کی آرزو جو جلد فانی
 ہوتی ہے اور وہ کام جو پیمان کرتا ہی نکری اور آدمیوں کے نہ ڈری اور آدمیوں کو نہ ڈرائی اور
 جائزہ کو راحت پہنچائی اور کسی کا حق نہ غصب کری اور اپنی اور تہمت و مشقت اختیار کرے
 کو باعث مزید دوستی و تحیر و لہائی اہل عالم ہے ۵ یاد شاہان و شہسار ازاد و بابر فرید کا
 خلی و کار سازی نکوست در بر وقت و ساز گاری نکوست در بر طای و اور عقو تقصیر
 پناشیوہ کری کہ غدریوش و اغماض نظر مونا ذریعہ نجات ہی فرد و اگر توقع بخشایش از خدا و
 زدی خود کرم و گناہ کاران بخش و کوئی آدمی گناہ و تقصیر و وہو و خطا سی خالی نہیں ہوتا
 اکثر لوگ تنبیہ سی دلیر تر ہو کی آوارگی اختیار کرتی ہیں بعض آدمی ایسی ہیں کہ ان کو ایک ہی
 گناہ میں تنبیہ کرنا چاہی اور بعض ایسے ہیں کہ ان کی ہزار گناہوں سی در گذرنا مناسب است
 جو مہی مجرمی را عاجز از خویش و مرعبان از انتقام او میدیش و کہ قدرت کہ باقی است
 دلش ہم از او در چشم تائید و بخشش از کہ لطاف خدایت و ز روی حرمت بخت خطا
حکایت ایک روز شیر و ہنچ محل آستہ کر کا بنی حکمای پایہ تخت سی مصلح ملک
 پوچی ہر ایک نے اپنی رای کی موافق جواب دیا جب بزرگمہر کی نوبت آئی کہا میر مقاصد یاد شاہ
 کیا یہ حکموت میں ادا کرتا ہوں اہل بر پیر شہرت و منصب و قوم صدق گفتار سوم و شاد و ت
 بلو تا ایں چہا ہم اکرام باشو و متیان و محتاجان تخم تقیثش حال زندانسان و مظاہر
 ششم درستی طرف و اسواق و مقہم تادیب بحر ایم و ششم فراہمی آلات حرب و ششم اگر عی کر
 و قبایل و حکم تعین جاسوسان و ششم تفقد بحال ملازمان خاص عالم سہری حکامات
 منکی بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ یہ باتیں کتاب دستور العمل میں مندرج ہوں موعظہ باب
 دولت کو پانچ گروہ کی رعایت لازم ہی اول حبشی کوئی نیکی صادر ہوئی ہو دوم جو بہمان جو
 کہ گرامی ترین شخص دیا یا خرا خرا رہی سوم غریبوں کے ساتھ کہ محبوبان و بزرگوار

حرم محبت الہی میں چھایا وہ جسی بوجہ اسیدہ کیا ہو مجھوہ جسی کسی امر میں رعایا قبول
 ذکر خدا میں کمالی کو کو نکالنا از دانش قیوم سے احسان میں انماض بدگمانی اپنا شعار دوستوں سے
 حلیہ غیر کے مال پر نگاہ کرنا زبردستوں کو چشم حقارت دیکھنا بدترین خصائل میں ہر جن حکمت
 سعادت مندی و نیکوئی کے دشن نشان ہیں ۱۱ ہر مومن سے نیک کام میں مخالفت نہ کرنا
 ۱۲ اپنی نفس سے انصاف چاہنا کسی کا عیب نہ کرنا اور کسی کی روزی میں غلامی انداز نہ ہونا
 ۱۳ جو کسی کوئی بات دلت کی ظاہر ہو اور کو بتاویل نیک بیان نہ کرنا ۱۴ گناہ گار کا عذر
 قبول نہ کرنا ۱۵ محتاجوں کی حاجت روانی کرنا ۱۶ رنج مخلوق میں شریک ہونا ۱۷ اپنی نفس کا
 عیب دیکھنا ۱۸ خلق اللہ سے بکٹاؤہ پیشانی ملنا ۱۹ خوش گھامی اختیار کرنا ۲۰
 بشیرین زبانی و لطف و خوشی و توانی کی پیلی ہوئی کشتی میں نہ چلنے جہاں خلق پسندیدہ
 کہ سوئی خلد برین راہ بران خواهد بود قبول سعادت تین طرح کی ہے نفائی و بدنی و
 خارجی سعادت نفائی اخلاق ستودہ و فضایل محمودہ و سیرت حسنہ سے عبارت
 ہے اور سعادت بدنی کمال اعضا و خوبی ترکیب کے مراد ہے اور سعادت خارجی غنی کسب
 دنیا و اصراف مال برفاوت محل و مقام سے اشارت ہے ان تینوں سعادتوں کا اگر ایک میں
 جمع ہونا نادر ہے سی ہی قول در خصلتوں سے انسان کا انجام بد ہو تا ہی انسی اعتبار
 کرنا لازم و وجہ ہی را عی ای نامی غافل و طلبکار اگر دس چیزیں پیچور دی کہ ہونیک
 انجام و حرص و طمع و ریا و کبر و غیبت و بغل و حسد و کینہ و کذب و ادرار و حرام و غیرت
 ۱۱ خصلتوں کے آدمی کا انجام خیر ہو تا ہی اول بردباری دوم خوشنیت شامی سوم فرو
 برداری شاہ چہارم شناخت جای افشای راز و محرم اسرار پنجم مبالغہ انھای راز و
 تسخیر لہای ارباب دولت و سخاوت شیرین ہمہ تن کلام بقدر حاجت ہر شتم عدم لہا جان بغیر
 استفار نصیحت سلطان وقت کی اطاعت لازم و وجہ ۱۲ اسطو کا قول
 ہے کہ دنیا میں پادشاهی سی بڑھ کی کوئی مرتبہ نہیں ہے کیلئے کہ پادشاہ بجای سزا

ہے اور کل مخلوق سچا اعضا ہی آدمی اور پادشاہ بنزکہ روح، اور مردم بنزکہ بدن
 اور سلامتی اعضا سلامتی سرسی، اور صحت بدن صحت روح پر توفیق ہی اور بعض
 کہای کہ پادشاہ مثل دریا ہی اور ارکان دولت مانند انہار و نہر شیرینی و تلخی میں تلخ
 دریا جوتی ہیں اگر پادشاہ کی رای بد ہو اور سی بات سوچی جسمیں اس سر نقصان ملک الہ
 ہو مجمع میں او کو پسند کری بدگہی اسنی کہ ملک میں خاصیت سیک اگر کوئی ایک دفع جاکہ
 کہ سیک کو ایک طرف سی دوسری طرف لیجائی و رطہ ہلاکت میں پڑیگا بتدریج خلوت میں
 اشال و حکایات سی خاطر جمع کری نظم توانی تبری و کارا گہی خود کہ تغیر کار سلاطین ہی
 پس آن بہر کہ اول مارا گئی و بفرست رہ چاہہ پیدا کنی پس انسان ضعیف البیان کہ
 لازم ہے کہ اوقات نابایدار کو بہر حال تحصیل علوم میں صحت کری کہ صیقل قلب چراغ
 دین و بہترین و بزرگترین شیا علم ہی مگر پہلی انی عیون کو دور کری علم ہمہ پہنچائی و نہ
 علم سے ایسا فایده و بہرہ نہوگا کہ نعمت قادر مطلق کو دریافت کری شکر سجالاتی اور ہی
 باعث حصول و مغفرت دنیا و دین، لکہا ہی کہ علوم شریفہ کو دل میں قرار نہیں ہوتا
 جب تک نیت اعمال خبیثہ سے باہر نہو اور علم کثیر بے عمل قلیل سی اور علم قلیل بے عمل
 کثیر اور عمل تہو رافع علم بہت ہی اور عمل بہت مع جملہ جو عمل با علم نہو نزدیک خدا نیز کثرت
 بغیر علم شغل عبادت و خلالت ہی او طلب معرفت و حالت عابدہ بمعرفت مثل دستہ آسیا
 کہ پہرے، اور انی جگہ پر قیام ہی مدام سرگردان ہی علم سبب صفائی نفس ہے اور جمل باعث
 کہ دورت نفس نیکی دنیا و آخرت علم ہی، اور بدی دنیا و آخرت جمل ہی ذکر علم اسط
 و لکو زندہ رہتا ہی جیسی آب باران زمین کو سرسبز کرتا ہی فرو و یا نور علم و ادب
 ای سپر کہ معلوم کس راستی راہ نیت حکایت میان اہل شام و اہل بصرہ متعدد فضی
 علم و اہل میں مباحثہ ہوا اہل شام نے کہا اہل علم سی فضیلت ہے اہل بصرہ نے کہا علم الہ
 فضیلت ہے آخر دونوں آدمی بر ایک صلہ متعدد حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہوئی اور اپنا قصہ پر قصہ بیان کیا حضرت نے اس تمام سی فرمایا کہ علم کی مال سے
 جب فضیلتیں زیادہ ہیں اور ایسے کہ علم حاصل خدا کو ملا اور مال فرعون خود کو دوسم یہ علم
 نہ ف کرنی ہی زیادہ ہوتا اور مال کم سوم یہ کہ علم اعلیٰ علم کی حفاظت کرتا ہی اور مال
 مال کی حفاظت میں مصروف رہتا ہی چہاں یہ کہ بعد ازل علم ساتھ جاتا ہی اور مال حیث
 جاتا ہی بخیم یہ کہ آدمیوں کی جاگر وہ ہیں علما امرا اغنیاء فقرا تین گروہ یعنی امرا اغنیاء فقرا
 کے محتاج ہیں اور علما انکی محتاج نہیں ششم یہ کہ کسی علم حاصل کر کے دعویٰ خدا کی
 نہیں کیا اور فرعون نے مال جمع کر کے دعویٰ خدا کی کیا شامی یہ سنکی خلیج میں
 حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام ایک شاہان کے کہا تو نے اپنی عمر شبانی میں بسر کی اگر علم
 حاصل کرتا تو بہت خوب تھا شاہان نے جواب دیا یا رسول اللہ مینی چہ باتیں یاد کی ہیں
 او نہیں پر میرا عمل ہے اول یہ کہ جب تک حلال ستیرہ ہوتا ہرام نہیں کہا تا اور اگر حلال
 کم نہیں ہوتا کہ حرام کہانی کی نوبت پہنچی دوسری یہ کہ جب تک سچ ہی جہوت نہیں لبتا
 اور اگر زہت معدوم نہیں ہوتا کہ دروغ بولن سیری یہ کہ جب تک پنا عیب کہتا ہوں
 اور دنگی عیب جوئی نہیں کرتا اور اتیک اپنی عیب سے فارغ نہیں ہوا ہوں کہ اور دنگی
 جوئی میں مشغول ہوں جو تہی یہ کہ جب تک المیس کو مرد نہیں دیتا او کی دوسری
 این میں ہوں اور اتیک المیس مردہ نہیں ہوا کہ میں ہوں ناخون یہ کہ جب تک خزانہ خدا
 خالی نہیں دیکھتا مخلوق کے خزانے کی طمع نہیں کرتا اور اتیک خزانہ خدا تعالیٰ آخر نہیں
 ہوا کہ مخلوق کی خزانہ کی طمع کروں چہی یہ کہ جب تک اپنی دونوں قدم بہشت میں نہیں رکھتا
 غلاب خدا ہی طمیں نہیں ہوں اور اتیک بہشت میں نہیں ہوا کہ عذاب اسی طمیں ہوں
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا علم اور میں آخرین یہی ہے جو تو نے پڑا اب کسی علم کی تحکیم
 نہیں ہے نصیحت دانترین مردم وہ ہے جو ترس خدا بیشتر رکھی اور جوابات کہی ارز
 راستی علم کی اگر خاموشی ہی خاموشی او کی ازادہ نوش معلوم ہوا سئلے کہ علم جو علم کی ہا

ہو موجب کراست ہی اگر کسی خطا دیکھی ہو پھر پوشی کری اگر کسی پریشان کسی مثل
 او کی فکر کری کہ مبت عالی دوستی کو مطلوب تک پہنچائی ہی طیفہ خلیفہ بغداد کو
 عمارت کی لمبی ایک تون چوبی نہایت بلند کی تلاش ہوئی بہت ستون دستیاب
 لیکن انہیں کوئی رست نہ تھا اطراف و جوانب میں پروا روانہ ہوئی کہ کار برداران کجاری
 جس موضع میں امن حاصل کریں بعد ازاں ہمارے تجسس شیار ایک موضع میں ستون
 ملک احب کو نزدیکی شہر بغداد لائی خلیفہ جماعت کثیر اوس چوک استقبال کو
 کیا اتفاقاً بھلول دہاکا بھی اوس مقام پر گذر رہا بھلول اوس بھیڑ کو ہٹاتی ہوئے
 بدقت چوب تک پہنچے اور ساعت بہر اوس ستون سے سرگوشی کی خلیفہ فی تعجب بھلول
 سی پوچھا کہ اس چوب سی مٹی کیا کہا اور کیا شنا بھلول فی جواب دیا اسی مٹی پوچھا
 کہ تو بھی ایک چوب ہی ہقد رتیری اعزاز و احترام کا کیا سبب کہ خلیفہ دوران
 سوار ہو کی تیری استقبال کو آیا چوب نے مجھ کی ہامیری بہتی ہقد منزلت کا باعث
 ہوئی تبلیغ عالم کے علم کا امتحان کرنا چاہیے اوسکو دوری شرف اسی آزمائش لازم
 ہے اور استاد والدین کی اطاعت کے باہر ہونا چاہیے کہ انکی ناراضی موجب خرابی
 فردہ چنان رو کہ سلامت بری در منزل ہو کہ درین مرحلہ بسیار خطرناک باشد فلان
 جمیع چیزیں جنسی اسکا کو فخر ہوتا ہی صحت بدن کے متعلق ہر تہوری بیماری کو مثل حمل
 سمجھو اور اسکا تدارک جب جانی جس طرح زندان روح غم و غصہ زندان بدن
 بیماری ہے لکھا ہی کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فی پروردگاری عرض کی
 کہ ای خالق اگر تو کسی مخلوق کو تاوانی خالق سی کیا طلب کرتا فرمایا ہندوستی
 حکمت جاہلین قوت باہر کا نقصان مکر فی ہر طعاع شور کہانا آب گرم سر گرانا
 آفتاب سی آئینہ بین ازاداروی دشمن ملاحظہ فرمادو مگر تین چیزیں انسان کو لاغر
 کرتی ہرین نہار نہ پانی پیاز میں سخت پرسونا با آواز بلند کلام کرنا توکل تین چیزیں

جسم خراب ہو یا جسم بیکار رہے کسی امتلا میں عورت نزدیک کرنی ہی کوست
 جانور لاغر کہانی سے دیگر چیزوں سے بیاری بیشتر پیدا ہوتی ہی کہا نا بہت کہانہ
 سے عورت کی زیادہ قربت ہی رات کو کم سونی سی یا انی کثرت پینی سی پیشاب بہت
 سے دیگر پانچ چیزوں سے اصلاح جسم بیکار ہے فساد سر کی اصلاح غرغره سی فساد معدہ کی
 اصلاح قی ہی فساد شکم کی اصلاح مسہل کے فساد جلد کی اصلاح عرق ہی فساد شریان
 کی اصلاح کمی خون ہی بقصد ہوا بجات حکمت چہ چیزیں بے چہ چیزوں کی فایدہ بخش
 نہیں قول بے عمل دوستی تجر بہ علم بے صلاح مال پیغہ صدقہ بی نیت زندگانی بے
 صحبت نیک نصیحا چہ چیزیں نشان بدبختی ہرں کاملی جالبی خیل لیمی ناکسی یکسی کامل
 خوار رہتا ہی او جابل حقیر اور بخیل متردد اور نیم مرد و دو زنا کس مود طعن اور یکس نہا ایضا
 پانچ چیزیں بی غایت ہرں تامل بفضل تعلل توکل تحمل اسات تنگ سرخ گفتن زبان است در
 تامل کن تامل کن تامل در بفضل و علم راہ حق توان یافت در بفضل کن بفضل کن بفضل کن بکار
 چو سیکان توانی در تعلل کن تحمل کن تحمل در زانندش فروش در پیش در توکل کن توکل کن
 توکل در مکن این غیث از کس شکایت در تحمل کن تحمل کن تحمل ایضا چا چیزیں جا گروہ
 کو تباہ کرتی ہرں بہترین کو بخل عالموں کو عجب عورتوں کو بی شرمی مرد و نکودرغ ایضا
 تین چیزیں تین چیزوں کے ل سکتی ہرں نجات صبری بہتری سخاوت طغر عدل ہی ایضا
 تن گروہ تین چیزوں سے فساد میں پڑنے ہرں سلاطین ظلم سی علما طمع سی فقر یا سی مود
 ہی فکر جو پاسل بروکی در دلمین جگہ ہوا رنوی ایضا تین چیزوں کی قدیم گروہ جا بگر
 قدردانی سیران قدر صحت سیاران قدر نعمت تحاجان ایضا تین چیزیں تین چیزوں کو
 بزمانی ہرں حلم دوستی کو بخشش نکیامی کو عداوت دشمنی کو ایضا تین چیزیں باعث شاد
 ہرں نوازش سلطان درکار زلدین ملاقات دوستان ایضا تین چیزیں تین چیزوں کو کہوتی
 شہوت قوت کو ناسپاسی نہت کو تکر مروت کو ایضا تین چیزیں باعث پریشانی ہرں

وقت سی پہلی چاہنا قسمت سی زیادہ طلب کرنا جو اور دن کے لیے ہی او کی خواہش کنا
 ویکٹرین چیزوں کے تین چیزیں زایل ہوتی ہیں تقدیر سی عقل طبع سی شرم حرص سے مہر چکا
 لکھا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام پاس پہلی عقل آئی آدم نی پوچھا تو کون ہے کہا میں
 عقل ہوں کہا کہاں رہتی ہی کہا سر میں دوسری مرتبہ شرم آئی حضرت نی پوچھا تو کون
 ہے کہا میں شرم ہوں کہا کہاں رہتی ہی بولی آنکھ میں تیسری مرتبہ مہر آئی پوچھا تو کون
 کہا میں مہر ہوں کہا کہاں رہتی ہی بولی دلیں چوتھی مرتبہ تقدیر آئی پوچھا تو کون ہے
 بولی میں تقدیر ہوں کہا کہاں رہتی ہی کہا سر میں فرمایا وہ تو عقل کی جگہ ہے کہا جب
 تقدیر آئی عقل چلی گئی پانچویں مرتبہ طبع آئی پوچھا تو کون ہے کہا میں طبع ہوں کہا کہاں
 رہتی ہے کہا آنکھ میں فرمایا وہ تو شرم کی جگہ ہی کہا جب طبع آئی شرم اوٹھ گئی چھٹی مرتبہ
 حرص آئی کہا تو کون ہے بولی میں حرص ہوں کہا کہاں رہتی ہی کہا دلیں فرمایا وہ تو
 مہر کی جگہ ہے کہا جب حرص آئی مہر نی کوچ کیا ایضاً دو چیزوں سی دنیا کی اصلاح
 ہونی ہے ایک ادب کہ اپنی نفس کو ادسکا عادی کری دوسرے کیلئے کام میں اپنی سعی کری
 کہ او کی زندگی بغیر اغت بسر ہو ایضاً دو چیزوں سی آخرت کی اصلاح ممکن ہے ایک
 تیز کر اپنی خطا ہر کام میں پہنچالی دوسرے سمیت بلند کر اوستی اپنی حرص کو زبون کر کے
 سولت دی نہ تو ماتہ سی ثابت قدمی کو ایدل ہو کام آجائیگی یہ سمیت مردانہ کمینز
 فائدہ بہترین مردان دنیا دہین ایک وہ جتنی ناشائستگی وقوع میں آئی ہو او کی تدارک
 و تلافی میں کوشش کرے دوسرا وہ جسکو خدا نی بندگی دی ہو اور ثواب آخرت کے
 بہم پہنچانیں سعی کرے عفو و عفو و عفو کسی نگر ہی جو وہ فائدہ ہو کسی اور او شے کی ختم
 نگر ہی جسیر قلد نہ ہو ردہ کام شروع نگر ہی جسکی کرنی سی عاجز ہو اور دوسرے مخالفت نگر
 جسک دفع کی قدرت نہ ہو مرتبہ نفس بر غالب رہنا بہتر ہی نفس کے مغلوب ہونی سے
 اور کثافت و سنگینی نفس فرد دنیا کی سبب سے عقل سی نفس کی اصلاح کرنی چاہئے

تہوڑی مشقت میں نفس میں حراج ہو جاتا ہے کہ خود ہی روشنی ہی اور جگہ کو ہی روشن
 کرتا ہے جو اپنی نفس کا مالک ہو، مملکت عظمیٰ کا وارث اور مہمان مہمانی ہو اور خدائی ہوا
 نفس کو بھانا نہ ادا کرے یہی نیک اور پسندانی نفس کو بلند مرتبہ جانا مرتبہ کمال تک پہنچنے
 سے کیا قیادہ لباس پاکیزہ و تن چرکین عطا کی نزدیک قیام تری میں نفس میں اتلاقی نہیں
 سدا کرنا اور تن کو عزت دینا نازیبا ہی نفس دنیا میں غریب، غریب کو گرامی رکھنا چاہئے
 کمال نفس ناپائیدار عقول ہی اور جمال نفس ہندسہ و ہیت اور حقیقت نفس علم و حقیقت
 اور شرف نفس اعمال خیر کے عاری ہو جائے اباجاتا ہے تہنہ بندہ شہوت ذلیل تر و خوار تر
 بندہ در خریدہ سی جتنا آدمی اپنی شہوت کو مغلوب نہ کرے یا پھر مردانہ میں شمار نہ کرے جسکے
 یاس و دات آئینہ الی ہوئی ہی اور کسی شہوت عقل کی خدمت کرتی ہی اور جسکو نکبت تہنہ
 دکھاتی ہی اور کسی عقل شہوت ہو جاتی ہے افلاطون نے قوت شہوت کو خوف تہنہ کی
 اور قوت عقل کو شک سے مشابہ کیا ہے اور قوت عقلی کو ملک سے منسوب کیا ہے جس میں
 شخص شہوت غالب ہے مانند خوف ہی اور چشم مستی ہی وہ مثل سنگ ہی اور چشم
 عقل غالب ہی ہم مرتبہ فرشتہ ہی جب فرشتہ ہوا خدا سے نزدیک ہوا محبت مسکرات سے پر ہیز
 لازم و واجب ہی ابو یعقوب کا قول ہے کہ جو اپنی بہترین اعضا کو فاسد کری لائق مذمت
 ہے اور اشراف اعضا انسان داغ ہی کہ باعث حسن و حرکت و افعال ستودہ ہی ہیں
 جو استعمال مسکرات کری دہشتہ انی داغ میں خلل پیدا کری جب مست ہو گا داغ یا خوف
 ہو جائیگا اور قوت میزہ باقی نرسکی گمانہ بزرگی کی طمع سے طمع کی صبر سی صبر کی تجارت
 سے تجارت کی قناعت سے قناعت کی حرص سے حرص کی اعتبار سی اعتبار کی غماز
 سے غمازی کی غصے سے غصے کی مصیبت سی مصیبت کی دولت سی دولت کی عیاقت
 سے عیاشی کی فحش سی فحش کی حیات سی حیات کی گناہ سی گناہ کی زبرد سی زبرد کی
 شراب سے فنا لازم ہے حکمت معده محل طعام ہے جو اوہ میں پنہائی اگر وہ طحال

موت طاقت نہ پائیگا اور اگر شبہ نکل ہی آ رہا ہو تو پتہ دیکھ کر لگا اور اگر حرام ہی محبت
 پیدا کر لیا طعام ایسا کھانا چاہیے کہ سب نور ہو نہ کہ ظلمت ہو جائی اور کچھ ایسا پہنا
 چاہیے کہ فخر و عورت کم کری نہ کہ فخر و عورت بڑھائی پتہ دے اور سب خیر کو عزیز بنائے
 اور جمع نہ کری جسکی ہونی سی دہشت اور ہونی سی غم پیدا ہو اور وہ چیز خدا سی نکالی
 جو دائمی نہ ہو وہ طلب کری جو ہمیشہ پاس رہی ابو النفس تر صبح شام جو مناجات کرتے
 تھے اور سکا ترجمہ یہ سی الہی وہ علم کرامت کہ جتنی اپنی نفس کو پہچانوں اور وہ لوہے
 جس سے روش نکلے آشنا ہو گئے نہ معلوم کروں اور وہ کفایت جو احتیاج در زمان سے
 منجھ غنی کری اور وہ شکر جسے تیری زیادتی نعمت کا مستحق ہوں اور وہ چیز جسکی تلخی
 دوزخ کا ریکہ سکون عطا فرما کر ہم راغنی مولا ہو کر حضور قلب سی تو مانگتی ہر منج
 کس روز دیکھیں اپنی دعا کا اثر کبھی موعظہ نیکی کی حاصل کریں منہ رنج ہی گوارا کرتی
 کہ رنج نہ ہو گئی رنجائی اور لذت کی حاصل کریں گناہ سی باز دی کہ لذت جاتی رہے
 گناہ رنجائیگا اور لذت کہ کہہ دو کہی ہاتھ آئی اور سکو عزیز بنائی کہ جو چیز ہم کو سی اوتھے
 یہ زیادہ نہیں ہے جو حاصل ہوئی بوعلی سی کہی ہو چکا کہ کس خیر میں لذت زیادہ ہی کہا
 ادب کہنے میں اور اس بات کی شہتی میں جو کہی نہ شہتی ہو گئے جو ان کیلئے کیا بہتر
 کہا ادب اور وہ علم سیکھنا جسکی واقف ہونی سی نور ہو کہ شرم آئی نصیحت
 مشورہ داننا و نادان دوست و دشمن سے بہتر ہے اسلئے کہ اگر دانائی اور سکی فکر نہ
 سفید ہوگی اور نادان ہی مشورہ کرنا اس واسطی درست ہی کہ قطعہ گاہ باشند زینہ
 ۶۰ بنیاد درست تدبیری ہو گاہ باشد کہ کوک نادان ہو از غلط ریخت زینہ تیری
 اور دوست مشورہ کریں گاہ ظاہری اور دشمن سی مشورہ کریں گاہ اہلنی حکم ہی کہ جو کوہ
 کہی اور سکی خلافت کری فائدہ سی خالی ہو گا مگر سکی صلاح ظاہری پر فائدہ ہوگی اور
 قول بدل قبول نہ کرے اور انتخاب میں جلدی نہ کری حق و باطل خوب سمجھ لی اور

کام میں محنت کم اور نفع بہت ہوا و سمین تامل و شورہ کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور
 لازم دل ان چاروں میں سے ایک ہی ایسا کہنا درست نہیں بلکہ مخالفت ہی اپنی راز کار و راز
 اپنی ذات سی بہتر کوئی نہیں ہے ایسا کہ نہ ستر خود با کسی در میان ہو کہ محرم نہیں بلکہ
 جہان جو گہم بلطراف عالم بسی خوشنودیم زیاران محرم کسی فائدہ دوست صادق
 اوستی جا جو ہوا و ہوس میں مخالفت اور عقل میں متابعت کری اور اپنی مال سی زیادہ دوست
 کے مال کی حفاظت کری اور دوست کی عیب غیر خطا ہر نگری مگر اور کسی ہلوس یا گاہ کرد
 اور ہر دوست سے زیادہ کر کے لوگوں سے بیان کرے اور اپنا احسان بپلا اور دوست کا اس
 یاد رکھی اور جب دوست کی خطا دیکھی اور سپر بات نگری اور دوست کا غدر قبول کری بعض دوست
 بمنزلہ غذا ہوتی ہیں بلکہ ان کی بغیر چارہ نہیں اور بعض بمنزلہ دوا ان کی کبھی کبھی احتیاج ہوتی ہی فاسق
 و احمق و دروغ کو قابل دوستی نہ جانی اور ہزار دوستوں کو ایک اور ایک دشمن کو ہزار شاہ
 کری جو دوست برای غرض دنیوی ہی ادنی سبب سے دشمن ہو جائیگا اور جو بغیر غرض دنیوی
 اوستی کبھی نقصان نہ پہنچیا مشنومی ہر کہ ان بہ زبان بگردد یاد ہو تکند عیب یا خود اظہار
 پسند و براہی و گوید و در بہ بنید ہی نگو گوید و از چنین دوست بہ بود دشمن و در طریق و
 نہ مرد و زن سندر مرد کو چاہی کہ ایک زمانہ محبت و دوستی درستان حق سبحانہ تعالیٰ
 بسر کری اور زمانہ محبت کو زمانہ گذشتہ سی ملا کی اپنی حال پر نظر کرے اگر بہرہ پائی اور محبت
 غنیمت جانی کہینے بطریق پس چہا کہ مرتبہ عالی تک کیونکہ بہنچا کہتا میں جہاں ہی ایک
 رستی دوسری خاموشی تیسری محبت نیک پست صیقل آئینہ دل و شوشندل است
 اتفاقات ہا و فرود و چراغ راہ را حکمت زبان مرد نصیحت تلوار سی زیادہ تیزی اور حیران
 سی ہوا فائدہ مند اور دل مرد کو آئینہ حق نمایا ہوا صفت دلی آئینہ میں آتی ہی نظر
 کی سیر و ہم دکھا میں کہ کو یہ جام جان میں جم نہیں جو اسلئی کہا ہی کہ نرم کو خوش ظاہر
 نیک طینت کستہ دوستی سے دشمن کوئی خوش گلائی و صفائی قلبی دوست

بتا رہی قبول حضور مدوح راجہ دوستی کا اگر ان میں ہو جو پر سیاہ و شرمیل کے ہیں
 کری کہ پر سیاہ حکایت لقمان علیہ الرحمۃ سیاہ فام تھی سی نی او ٹکوانا غلام نکالی مدت
 تک خدمت لی آئندہ علم و حکمت اور سکھایا ہونی لگی ایک دن خواجہ فی برس امتحان قہار
 سے کہا ایک گوسفند بچ کر کے اس کی اعضا میں سے جو بہتر و عمدہ ہو میرے سلی لال لقمان
 دل و زبان لائے دوسری دن خواجہ فی بہر ہی خدمت فرمائی کہ گوسفند حلال کر کے بدترین
 اعضا لال لقمان دوسرا گوسفند حلال کر کے بہر دل و زبان لائی خواجہ فی کہا کل بہتر کچھ اعضا
 طلب کیا یہی عضو لایا آج بدترین اعضا مانگا یہی لی آیا لقمان نے کہا جسم میں کوئی چیز دل
 و زبان سے بہتر نہیں اگر پاک و یک رو ہوں اور کوئی خیران سے بدترین ہے اگر ناپاک و دو
 رو ہوں قول مرد کامل وہ ہی جس سے دشمن میں رہیں نہ کہ دوست خائف و ترسان
 رہیں خرد مند وہ ہے کہ اگر تمام عالم اس کی خصوصیت کری اور کو کسی ہی خصوصیت نہ ہو
 مولف اسفلوں ہی کہتے ہیں سکتا ہے علی کو گزند صاحب اعجاز کو اندیشہ جاوید نہیں
 دشمن کے ساتھ مدار ملائمت ہی شکوک کرنا بہتر ہے عاقل کو چاہی ہی کہ علوت سی خیر
 کہی و قوت و شوکت دشمن ہی زیادہ ہو سکتی کہ صاحبان تریاق کو تناول زہر کی جرأت
 کرنا عقل و حکمت سی در حضور مدوح راجہ وہ کام کر جو جسمیں بگاہ یا رانیا
 وہ بات کر کہ دشمن ہو بدستدار اپنا نصیحت مخالف دوستان صادق بہتر
 دشمنوں کے گرامی کہنی ہی عقود و خسود کہ دشمن بالطبع ہر طبع و تقدسی کہی دوست
 نہیں ہوتی اور اپنی فضایل ظاہر کر کے ہر وقت رنجور دل و اند و مکیں رکھنا چاہئے
 اور ایسی دشمن کے دوستوں سے دوستی کری کہ اس کی عیب و نکی ذریعہ سے معلوم ہو
 اور دشنام و تحش سے زبان کو پاک کری کہ اپنا وقار کم نہ ہو اور سفہا اور تنگ ظرفوں
 میں شمار نہ کیا جائے دشمن کو اس بات سے کچھ مضرت نہیں ہوتی بلکہ اس کو بھی زبان
 دلدی کی لٹی غلظت لگاتا ہی اور اگر دشمن اپنی بناہ میں آئی اور حمایت یا ہی تو اس کو

اعتماد پوری گزشتہ اطوار و مرتبہ میں رکھی اور سکی لیا تہہ بیوہ خالی و ذکر کری کہ جس سے یہ سب سہوار
مواد دشمن محفل ہو کے شاید دشمنی ترک کر دی تینے نیک آدمی کو کھڑے بد کہنا اپنی ذلت
جانتا ہے جس طرح تیر تہہ پہنچے ہر آہی ہی صورت سخن بدر دیکر کہ کہنا کہنے والی کی طرف ہر تہہ
ایک حکیم کو کھینچے ہر چہ ان دنوں کہا کہ گفت ہوا ایک شخص نے کہا کیوں جو انہیں بتایا کہ
اوسنی جوت کہا جای بخش نہیں اگر سچ کہا تو رستی ہی کیوں بچیدہ ہوں حکایت
لیکن حضرت عیسیٰ روح اللہ علی نبینا علیہ السلام کہیں جاتی تھی راہ میں ایک حق و بھو
نی حضرت سی ایک بات پوچھی آپ فی لطیف و خلق جو ایدادہ یہودہ بخشنے لگا ہر چند
کہ وہ نصیر کرتا تھا حضرت عیسیٰ خشن کرتی تھی جس قدر وہ مجاہد کرتا تھا آپ بلا طفت
پیش آتی تھی اتفاقاً ایک در شخص و مار مار دیا ایک کیفیت دیکھ لی کہا ای روح ہمدیر کیا
معاہدہ ہی جتنا یہ شخص قہر کرتا ہی آپ لطف سی پیش آتی ہوں یہ جو روح جہا پر ایل ہوں آپ
مہر و فایز آمادہ حضرت فی جو ایدادہ ارفیق موافق کل انادیر شرح باقیہ یعنی کڑے
سے دی کرتا ہی جو اوس میں ہے اسی یہ صفت پیدا ہوتی ہی تجسی یہ صورت ظاہر ہوتی
میں آتش ناک نہیں ہوتا یہ جس صاحب ادب ہوتا ہوں اسکی کلام سی قابل نہیں ہوتا
یہ میری غوسی عاقل ہوتا ہی چونکہ نام من زوی افروختہ و اوشود از انج اب
آفرختہ و خلق کو صوف سیجا بود و خصلت بدرگ مخا جابود و پند سب ملاو
سر در و غلوئی ہی او جزا در و غلو یہ کہ اوسکی بات کہی سچ بخانی اور اوس صحبت کو
ترک کری جہا تکلی لوگ در و غلو جانین اور اوسنی میں نہو جو جوت تہمت لگا میں
فایدہ عاقل بیدولت سی بہ نسبت نادان بادولت توقع زیادہ رکھتی ہی
میشنی کز اعذاب روح ہی اور اوسنی راز کہنا باعث شہرت ایک شخص نے ایک
حکیم سی پوچھا کہ احمق کا نشان کیا ہی کہا بی باعث غضب میں آہی اور بے سبب
صلح کرتا ہی اور بجا عطا کرتا ہی او یہودہ بکتا ہی یعنی جو بات معلوم ہو یا مفایدہ ہو

زبان سے نکالتا ہے اور اپنا راز بی شکرا کرتا ہے اور دوست دوستی میں فرق نہیں کرتا
 اور بیوجہ خفا ہوتا ہے اور محبت راضی ہو جاتا ہے اور بعض نے علامات نادانی واضح کھینچیں
 ۱ طلب منفعت و ثواب آخرت آخرت بی ریاضت ۲ چشمداشت دوستی بہتہ خونی
 ۳ راحت طلبی بعین تشق ۴ تصدیر حصول قاتی علوم بہت آسانی ۵ توقع
 دوستی بہ بونالیان ایضا جو بزرگ سی مجاہدہ و زانوردہ کا اعتماد کری اور عورتوں کے
 مکوسے امیں ہوا در لڑکوں سے صحبت رکھی نہ ادا ہے حکمت جسکی حقیقت دشمن
 کرنی نظیر ہونشی کلام میں سخن محال جو عقل سے دفع ہو کہی اگر وہ قبول کری احمق ہے
 قابل صحبت نہیں اور اگر نہ مافی صاحب دانش ہے اور لائق صحبت حکمت حسنی
 ارادہ دوستی و برادری ہوا و سکون گفتگو میں غضب لائی اگر اس غصہ و از روگی میں وہ
 انصاف سی نگذری اور حق کو ماتہ سے ندے قابل برادری و دوستی ہی ورنہ دوستی
 دوری بہتر کہ دل سلامت رہی اور تن راحت پائی لغو عبت ہی زبان و نینام محبت
 و نینام نہیں کچھ قیام محبت میںند جالوں اور سفیہوں اور سحر و جادو سے بیکار نہیں گئے
 مگر اپنے وقار کو دیکھتا رہے کہ آدکے ماتہ سے ضایع نہو اور ادنیٰ سفاہت اور
 بہلات پر انتفات نہ کرے غلط قابل فضایل سی تواضع ضروری اور ادنیٰ امداد و
 واجب کہ جو آدمی تکبر کرتا ہے اپنی خواری چاہتا ہے مولف غور و تامل آخر کو پری
 نوجوان ہو گا کہ یہ قد جو تیر کی مانند ہی اکیدن کمان ہو گا دلہر قمیہ لیجانی فلک
 پہ خاک لری ہو گشتہ جو بی تو کیسیا ہو مگر اہل تکبر سی تواضع کرنا جایز نہیں ان کے
 اوسے خصلت سی ملی اور خود ہی اونی زیادہ تکبر کری کہ او کی زجر و اذکار باعث ہو
 شکبر سے تواضع کرنا اپنی نفس کو حقیر کرنا ہے نصیحت جسکی تربیت منظور ہو چکیک
 بار ادا و سکا نقد حال محک امتحان پر کہی دیدہ تربیت سی او کی طرف نظر نہ کری
 اسلئے کہ خود مند کو در دشمنوں پر حیف ہوتا ہے ایک وہ جو قابل کسب کمال نہ کرے

دوسرا وہ جو ناقابل کسب کمال کی عیسیٰ مرنی قابل ہو ناچاہئے اور ناقابل کو تربیت کرنا
 اولیٰ ہے کہ قابل کو فتنہ کرنا ظلم ہے اور ناقابل کو تربیت کرنا جہل و غلطی ہے اگر اس
 تربیت داری و امتحان کردہ بائیس لکھ چھ سو اگر شش بہت قابلیت آن دو علم و دوس
 ہزار لکھ و در نہ قابل ہو بلکہ ساز و ساز و دی نیایش لکھند تہنیم آدمیوں کو کار
 نیک تعلیم کرنا چاہئے کہ فضائل مبدیہ خیر ہے اور زوائی بنیادی شر مکر یہ مناسب نہیں
 ہے کہ اور انکی دشمنی کے لئے اپنے ہاتھ میں چراغ لے اور خود ضلالت میں پڑے
 موعظہ جو نصیحت کرے مان لے گو دشوار معلوم ہو اور جواب سکھائی سیکھ
 گو اگر ان گندے اور جو غدر کرے قبول کر لے گو ناگوار ہو اسلئے کہ جو نصیحت نہ مانے
 ناچار ہے اور جواب نہ سیکھ حیوان ہے اور جو غدر قبول کرے شیطان ہے نصیحت
 حکما گو تہوری ہو لیکن اہم میں نفع بہت ہوتی ہے نصیحت وہ تملع ہی کہ بقدر
 اسکی قیمت میں نقصان نہیں اور وہ غم ہے جسکا پرتو جس لذت پہنچے نور قیصر سے
 آگاہ کر چاہیے خضرہ باشد نصیحت ہر دل آگاہ راہ می کند تکلیف راہ راست ہر گاہ
 پسند نیکی کی سکافات کری بدی سے گزری سلسلی کہ بدی کو بدی سے دفع کرنا جلدی ہے
 مردہ وہی جو بدی کو نیکی سے دفع کرے حق تعالیٰ کے نزدیک وہ عالی مقامات ہے
 جو سکافات بدی کو نیکی سے مبدل کری دفع شر خیر ہی خیر ہے اور دفع شر ہی نفس
 نصیحت خوبصورتی صاحب صورت کو مضرت پہنچاتی ہی اور دیکھنے والی کو فائدہ
 خور کو اخلاق و اعمال روزیہ سے پرہیز کرنا واجب ہی کہ جامع محاسن ہو اور زشت
 کو افعال و اقوال قبیحہ سے اجتناب کرنا فرض ہے کہ حامل قبیحہ نہ ہو اگر صورت
 خوب کے ساتھ خوی خوش جمیع ہر مہر بن کمال ہے اور اگر صورت بد کے ساتھ خوی
 خوش جمیع ہر مہر بن کی زدہ دار ہے تربیت بہترین ادباعت و قناعت
 و توکل ہے اور بہترین خصال خیر و حسن موافق خوش رکھتی ہی قناعت دل

جس کی کو نامی اور جو پر کیو اپنی خزانہ جانشانی و جسی تو ان کی منظور ہے غنا
 اپنا پتہ کری اور جو خلق نہیں ہے مال فراوان ہی اس کو تو ناگاہ نہیں کر سکتا جو شخص
 اوس خیریت قیامت نہیں کرتا جو اپنے پاس موجود ہے اطلب زیادتی میں بھی کرتا
 وہ ہمیشہ بے غم و تعب میں مبتلا رہیگا انسان وہ جو دولت میں تواضع کری اور عین
 حق و قوت میں قیامت مکر اور انفرم کے لئی جس کو ہمیشہ رشک گشتی کی فکر ہی قیامت
 ضرر ہے نصیحت جمیع کاموں میں ذات باری تعالیٰ پر تکیہ کرنا چاہی کہ سب امور
 و خواہ ہوں جو اپنی کام خدا کو تفویض کرنا ہی وہ صعوبات ہرگز نہیں دیکھتا ایک حکیم
 کے کہنے پر چاہا تو کل کیا یہی کہ باری تعالیٰ کی طرہ رجوع کرنا اور اپنی کاموں میں حق سبحانہ
 سے کفایت چاہنا اور کرم الہی فقدا کرنا مولف کیونکر رضا نہ کہوں عین ہرگز
 روز اپنا پیش فرضی پروردگار کیا لا ادری ہر اک سے خلق کرنا تسخیری تو یہی
 خاک کو جو سمجھا اکثری تو یہی + سب کام اپنی کرنا تقدیر کی حوالی + نزدیک خلق کے
 دبیری تو یہی شد حق اوس کسی کے مطلب نکر کی کہ نستی میں مرنا بہتر ہی کسی کی گے
 حاجت نیجانی ہی ہو کر دل میں نہ میں جہنم سفلہ پروری + گزنی ہی خوب یہاں طلح اس
 شجر ہی + جہان تک ممکن ہو اپنی گردن ارباب زمانہ کی بار احسان کے بچائی مولف
 کو بی سرو سامان ہوں اوٹھا و نگاہ احسان + یاروں کے یہ کہہ دیکھی امداد کنزالراحمہ
 شرمندہ و ممنون و پریشان فکرے + احسان ہی اوسیکہ کا جہاں نکر ہی + زر
 بدون تائید آسانی میسر نہیں ہوتا جستجو بیفایہ ہی اور گوشہ عافیت محض غنا
 مولف او پسین بسی نعمات جہان پنہنیگی گہر ہستی + جو کوئی خلق میں گوشہ نشین
 زبان ہوگا + طبع گزین را با آسان دوزی + نہ ہند دنیا و دوزخ مولف
 قسمت سے کچھ زیادہ نہ پہنچا سکا بھی + کیسا خواب میر لئی آسان ہوا جو کہ انا کہ
 ملا خداوند ملا خداوند + و آنا کہ ملا خداوند ملا خداوند نصیحت جو چیز ضائع ہو جانی حکیم

اور یہ ہے کہ ہماری اسی طلب یہ لہنا چاہئے کہ جہاں سے آئی تھی وہیں ہر گز
 ہر حال جو کچھ تلف ہو جائے اور سکا تا سرف کرنا بی فائدہ ہے مگر عظمہ مغلوب
 نہ ہو کہ باعثِ مصرت ہے مرگ خواب خواب مرگ سے زیادہ مضر ہے کسی ایک
 حکیم سے پوچھا خواب کیا ہی کہا راحت ہے بعدِ شقت مشابہ مرگ تنہا
 قصصِ صوبِ مردم نکرے کہ اپنی عیب ہی پوشیدہ رہیں رباعی نازدہ حق تعالیٰ
 آغازِ کمین + چشم بد خود عیبِ گس باز کمین + سرِ دل بر بندہ خدا میداند
 خود را تو دین میسانہ انباز کمین نکمہ حیات موجب بندگی ہے اور مات
 سببِ آزادی مرگ نیکو کار خود او سکی لئے آسودگی ہی اور مرگ بدکار باعث
 آسودگی اہل جہان ہے زندگی وہی جو خوشی گزرے اور جو رنج میں گئے
 زندگی نہیں ہے زندانِ بے برکت آراہیہ کہ کریم مہم کا محتاج ہو حکمت
 زندگانی میں سے جو گزر گیا وہ مثلِ سخنِ گفتہ و تہ انداختہ و قضای رفتہ ہے او
 پہر آنما عقل سے دور ہے اور جو باقی ہے وہ بھی پردہ غیب میں ستور ہے
 میانِ مہی و مستقبل ایک وقت ہی جسے کہاں کہتے ہیں اپنی عمر کو او سو وقت غنیمت
 جانکی کار خیر میں مصروف ہونا چاہئے شعر دل بر زمانہ کی ہند انگس
 کہ خاقل است + دانا بعر خود نکند تکیہ بر جہان + قول صعوبات کو سہل
 جاننا عزیزوں نزدیکوں پر احسان کرنا اہل علم سے محبت رکھنا جابلوں سے
 پرہیز فکر بہت اور بات کم کار نیک میں تعجیل کار بد میں درنگ بچے مال سے
 بخشش کرنا باطن کو ظاہر سے موافق رکھنا جو بات معلوم ہو سوتحق سے دریغ نہ
 نہ کرنا عداوت و نرمی و ہمواری و پیشِ سلامی و سبکدوشی اپنا پیشہ کرنا باعث
 مرح خاص و عام سی تنہا بد دعا مظلوم سے پرہیز کرنا چاہئے کہ جلد
 مستجاب ہوتی ہے شعر ترس از آہ مظلومان کہ نگام دھاکردن و حاجات

از در حق بہرستقبال ہی آید موعظہ کسی کام میں سودا خیرات جلدی نچا
 کہ ہر کام کی لئے ایک ساعت اور ایک وقت و مقدار معین ہے کوئی کام
 غیر وقت نہیں ہوتا پس طلب مطلوب میں شتابی نہ کرے اگر جلدی کریگا خطا
 پائیگا ۵ ہر کردار باشتاب کند و خانہ خیر خود خراب کند و ہر کردار
 صبریائی بند و روزگار ششیم جای دہد پس اس کام میں مال
 ضائع کرنا نچا ہے جمیع کچھ نفع نہو اور اس شے میں فکر ضائع کرنی نچا
 جو بیفایدہ ہو اور اس میں عمر ضائع کرنی نچا ہے جو کمال میں غلی ہو فایدہ
 جس کا دل ایمان سے نورانی ہوتا ہے اس کی زبان سی حق بات نکلتی ہے
 چہ طرح ایک شرارہ آتش عالم کو جلا دیتا ہے اسی صورت سی ایک کلمہ
 باطل آدمی کو فاد میں ڈالتا ہی اور ایمان کا حال غیرت سی معلوم ہوتا ہے
 حکیم ابو الحسن سے کہنے پوچھا غیرت کیا ہی کہا اس خبر کے نگاہ رکھنے سے
 عبارت ہی جسکی انسان کو نمکبانی لازم ہی اور غیرت میں دوہیں ایک غیرت دین
 دوسر غیرت دنیا ان دونوں کی رعایت ضرور ہی غیرت دین یہ ہی کثرت
 امور امر معروف و نہی منکر میں سے ہی کرے مخالف دین کو حسب مقتضا حکم
 الہی تازیانہ یا شمشیر منع کرے اور یہ مرتبہ اہل اختیار و صاحب اقتدار ہے اول
 اگر ناتہ سے منع نہ کرے زبان سی منع کرے اول بلائت اگر موثر نہ ہو سخت
 نوبانی کہی یہ مرتبہ اہل علم و صاحب زہد ہے اور اگر زبان سی منع کرنا سیر
 نہو تو اس کو دل سے ہمیں جانی یہ ضعیف و ناکارہ ہے اور غیرت دنیا
 یہ ہے کہ جو اس کے گہرائے اس سے تواضع پیش آئی اگر تہدست ہو تو
 جو موجود ہو حاضر کرے اور راز افلاس اس پر ظاہر کرے اور راستی و سچ
 ظاہر کری اور راستی و سچ کی تائید کرے کہ اقوال اس کے آدموں کے

نزدیک مقبرہ ہوں اور دلوں میں جگہ اور اثر کریں ایک بزرگ فی فرمایا یہی کہ جوابات
 طبع سے پاک اور غرض سے خالی اور رستی سے مملو ہو اگر تیر سی کچھ تو لو سمیں
 بہما اثر کریں پسند وہ بات جسکی آدمیوں کی سامنی نقل کرنے سے شرم
 آئی دل سے دور کری کہ خدا سی شرم کرنا اولی ہے نکتہ آذر کیوں معروض
 بہ ذوالعلوم سی کہی پوچھا کہ دنیا میں کس عقیدے پر رہے اور کسی بات سے بچا
 کیوں نے کہا بس اس عقیدے پر رہنا چاہی کہ خدائی جو چاہا کیا اور جو پسند کر لیا
 کر کا لطیفہ ایک جوان نے میراث پدر سی زمین پاک کے سج کہا ای اظلال
 او سکو دیکھ کے کہا ای حاضرین وقت زمین آدمیوں کو کہتا ہے مگر اس جوان
 نے زمین کو کہا یا نصیحت خاموشی کا نفع کلام کو نفع کی نفع سی بہتر ہے اور نصیحت
 سخن خاموشی کی نصیحت سی زیادہ ہی بہت گفتگو سی پشیمان و بتقدیر ہوئی میں خاموشی
 سے کوئی پشیمان نہیں ہوا وہ خاموش جسکو کلام کی طرف راغب کریں اور سکون
 بہتر ہی سی خاموش کریں سخن جبکہ دہن میں ہی مثل بندہ دملوک ہی جب پہلی
 سے نکلا او سکی بندگی و ملک سی نکل گیا سخن کلید بدن سی اور خاموشی قفل بدن مگر
 حو خاموشی حد سی گذر جائی نشان تکبری کلام وہ بہتر ہی حسین ذکر خدا ہو کہ اور ان
 پر ذکر خدا کی ایسی فضیلت ہی جیسی تمام مخلوق پر خدا کی فضیلت ہی اور خاموشی وہ
 خوب ہی حسین فکر روز جزا ہو کہ فکر روز جزا ایسی ضروری ہے جیسی روز جزا حکمت
 ایک امیر فی انبی الزکے کی تعلیم کی واسطی معلم نوکر رکھا اوسنی لڑکی کی تعلیم شروع
 کی چند روز بعد لڑکے فی اوستاد سی کہا میرا باب امیر کبیر ہے مگر انی رہنے کی موت
 ایک خدمت نہیں کہ تا اور میر کسی لائق نہیں ہوں کہ کچھ خدمت بجالاؤں کیا کروں
 غرق خدمت میں غرق ہوا جا تا ہوں سوا اسکی اور ہی تردد و انگیز رہتے ہیں کہ
 ایسی بات بتائیے کہ فکر دنیا و عقبی سی نجات پاؤں اوستاد فی جواب دیا

اگر شہنشاہ اسیر و دونوں بچاؤ کی سلامتی ہے حدیث میں لکھا ہے
 سرحدت اسلام میں علم تقدیری یعنی چوپ رہا سلامت را اور سلامت را
 بس تحقیق معلوم کیا اور دوسری حدیث ہی ابلاہ موکل بالملک
 یعنی سب خدایان کرائی سے پیدا ہوتی ہیں اگر کوئی بات بیدنی کی زبان
 سے نکلے ایمان میں نقصان کیا اگر کسی آدمی کو تر اکبا ار کہا جائے آبرو کھو جائے
 نہ ہوتا تو کیا نصیحت دلمان جان میں مضبوط باندھی اور بالکل خموشی اختیار
 کی کرتی چکا ہی ہو کہ جواب نہ دیتا تھا اسکی شہرت ہوئی کہ امیر کا لڑکا گونا گونا ہو گیا
 شدہ شدہ لہجہ تک فہم پہنچی یہ خبر سنتی ہی مضطرب و مقرر ہو گیا بطرف آدمی ہو گیا
 سب طرح کی طلب بلائی ہر ایک اپنی فہم کی موافق تدبیر کرنی لگا کوئی نسخہ لکھتا تھا
 کوئی بغض دیکھتا تھا کوئی دوا دیتا تھا اگر کوئی فائدہ نہ دیتا تھا امیر نے یہی ناچار ہو کر
 سلوک اختیار کیا اکیس تفریح کا شمار کرنے سے سب پر خاموش جنگل میں دوا دوا
 قصار ایک جانور ولا آؤں کی ساتھی کی تیر مارا وہ جگہ گریٹا کوئی خادم نچر کر
 اوس رے کے آگے آیا رکا اوس کی تکتی ہی خوش من آکی بی ساختہ مول دوتا
 کہ کیوں بولا جا رہا گیا یہ سنتی ہی سب خوشی ہی پہول گئی شکار ہی پہول گئی ایک
 وہ شہنشاہ اسیر ہی شاد و دل و خوش حال کو انعام سی مال مال کر دیا پہول کی کو بیجا
 کلام کیا اگستی برگز جواب نہ دیا بہر تو اس پر آتش غضب سے جلیا لکھا کوڑا لاوا اور جلا د
 اور جلا د اول کپڑی اوٹار کی اسکی کہاں لاوا دوا دوا کی قتل کر دیا یہ سب کی
 جزو کے کہنے کا کہ خبر صادق نے سچ فرمایا ہے کہ جو چاہے سلامت را
 اور جلا دیا گیا سب بطن میں مضرب لہجہ میں خوشی معنی دار
 کہ کوئی آدمی نہ ملتا اس کی مثال کے لئے اس میں اس قدر عقیدہ کہ جس میں
 کہہ کر گئے کہ اس قدر عقیدہ کہ جس میں اس قدر عقیدہ کہ جس میں

لیا که محضر سید ابی طاهر **ع** کسی که قیض منعی بهره مند است و بجای
 یک نکته بهره او نبند است و دیگر نیک حکیم عین صواب است و محض خیر و منفرد
 بخت آید بسمع رضا شنید قطعه
 با خدا جنتیک که هر یگر درش لیل و نهار
 هیچ بر جنتیک که چه شمس و قمر برقرار
 یو لکین جنتیک هر خوشبو رنگین جنتیک تر
 غم بر بی بخشی هزار دوان سالکی بود و گاه
 دوست هر اک و دیکه کی خوش بود و گاه
 و استله اینی خدائی کانه غم سوز نهاده
 ساقیه لاکهون هرین سیاه و کوه و قله
 برهنه قبیل در تنگ دور کی آبی بهار
 بولتی جابین بر بی جا و نقیب بودا
 دایان یو لکون کی بهر نذر کی آبی بهار
 و یکیکلی جنتا تحمل سب که برین باجده

قطعه یارخ ترتیب رساله باطبر اوزیر نصانی

بنو حیفه و پپ بو چکا تیار برای نذر رئیس جواد و ذره نواز
 کبابیه دل زنی بی سال سحر چینی کتاب نیک و نصیحت مفید ال نیا



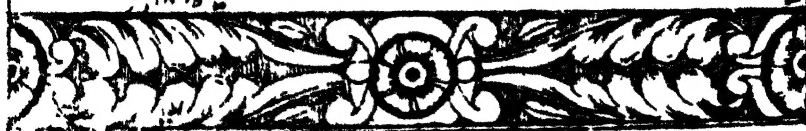
قطعه تاریخ ترتیب کتاب ہذا تصنیف پند
و یاشکر صاحب تخلص فگار سرشته دارد قہ خانہ

تعلق داری سرکار بہار احباب و داماد
کیا خوب ہی را کہ شہرت چسکی ہو
پند و نصیحت ہمیں ساری بہر خوبی
پند و نصیحت ہمیں ساری بہر خوبی
جسکی عمل میں ہو وہی یہ عمدہ تر حیضہ
کیونکر نہوی نامی نیستہ اگر می
ہر دم ہوا ز بس ہو یہ ہم ہے
ہو دیکھتا ہی اسکو کہتا ہی ہے تکلف
غریبش احباب تاریخ کی ہوئی جب
سداغ سال چہی لکھا زوئی ماہ

قطعه تاریخ میرزا حسین صاحب تخلص شاگرد میرزا صاحب

نامی مولف کتاب

کتاب نصائح جو تیار گشت
زبان کا ہی سید نکذات
یہی عیسوی سال باقرب محب
گفتا : میں مظہر نادرات



کیمیای حیات

نہ شمار و مدد پاس میں ملے مطلق کی دافع سوچ و بصیرت ہی تہی مسئولین زہن پرانی نفس
اب ان و شجاکہ پوست او برودت سی جو خیف اور زار ہو گئی تھی از سر نو آبیاری ایہ
بہا ہی اور آراہیدگی نسیم صبح نوروزی سے تازگی اور سیرابی صفا فرمائی
معجزات حیات نعت پیماس اوس طیب حبیب خالق کی کہ بنی قانون محبت
عام سی بیماریاں نصاالت اور طالت کو کہ بلغم جسی سے و مہری کفر نزلان
مردہ دل او آف وہ اب گل تہی عرق بہار کہ جبین شجاعت شکار اور جرات
تفت تیغ آمد رسی بہ اسطہ جہان محمود او زطول مسعود ہدایت کی پست اور مذرت
فرمایا کہ انون میں ایک کتاب نسخہ کیمیای نادار کسیر عظیم سی نیا یاب
معنی کی آروم و مہر و نوشدار و مطیع دار العلوم میں اہتمام سی بہرہ و طلبہ
خیر خواہ رفقا عظیم الاحسان بہر بیان دوستان محمد و جاہل علی خان نے
بڑی مہارت اور تلاش طبعیت اور برستی سی بخت خوب و بطرز خوب و اسطی نفاہ کا
اور خیر خواہی انام کی بغواخی الناس مای نفع الناس اور بوجہ ظہم اجریم غیر
ممنون حلیہ طبع اور طہ مطبوعہ ہینا کر تاریخ ۱۲ نوامبر ۱۹۶۵ء جلوسہ طہور اور اور
قطعہ تاریخ طبع نسخہ نوشدارو از مرزا رحیم بیگ صاحب تخلص رحیم ٹرس درہن وار و صاحب
چوشہ مطبوعہ نسخہ نوشدارو سوادینش افشاندہ بام رحیم آمد بطور سال طبعش
دعائی باقی نسخہ بغالم خا "ابرت ہدیکو نشتی طیب نوشدارو ی خیا لم
قطعہ تاریخ از قیام طبع فصاحت پناہ بلاغت دست گاہ خنکو بدلتہ نسخ حکیم
محمد فصیح الدین صاحب تخلص بہر
ہو این نوشدارو زیند و نصاح مرتب شد از کلک نامی خوش فر
بی سال در فکر بودیم کہ ناگہ گفت باقی نسخہ نوشدارو

